

استوصو ابالنساء خيراً (الحديث)



اكتوبر 2013ء اشجارہ 🛈











5	فعت رسول مقبول صلى الله عليه وسلم
	صهيب احمد شاه امتی
6	نیری رہبری کاسوال ہے
	ادارىي
8	نین طلاقیں اور حیلے بہانے
	مولا نا محمه کلیم الله
17	ورِ حاضر کی جاہلیت
	رضيه صديقي
23	رائيورلوگ توبه توبه
	نوشين فاطمه
27	د شاه کی مهلت
	اہلیہ مفتی شبیراحمہ
33	سحابه اور صحابیات
٠	اہلیہ مولانا محمدالیاس گھس
55	ٹوے کی چوری
61	لوث ظر افرو.

درس قر آن

الله تعالى ارشاد فرماتے ہيں:

فَمَالَكُمْ فِي الْمُنَافِقِينَ فِئَتَيْنِ وَاللَّهُ أَزْكَسَهُمْ مِمَا كَسَبُوا أَثْرِيدُونَ أَنْ تَهْدُوا مَنْ أَضَلَّ اللَّهُ وَمَنْ يُضْلِل اللَّهُ فَلَنْ تَجِدَلَهُ سَبِيلًا.

سورة النساء آيت نمبر 88

ترجمہ: پھر تہہیں کیاہو گیا کہ ان منافقین کے بارے میں تم دو گروہ بن گئے؟ حالا نکہ انہوں نے جیسے کام کئے ہیں ان کی بناپر اللہ نے ان کو اوندھاکر دیاہے۔ کیاتم پیر چاہتے ہو کہ ایسے شخص کو ہدایت پر لاؤ جسے اللہ (اس کی خوہش کے مطابق) گمراہی میں مبتلا کرچکا؟ اور جسے اللہ گر اہی میں مبتلا کر دے، اس کے لئے تم ہر گز مجھی کوئی بھلائی کاراستہ نہیں یاسکتے۔

تشر کے: اس آیت (نمبر 88) میں منافقین کی پہلی قسم کا تذکرہ ہے۔ یہ مکہ مکرمہ کے کچھ لوگ تھے جو مدینہ منورہ آئے اور ظاہری طور پر مسلمان ہو گئے، اور مسلمانوں کی جدر دی حاصل کرلی۔ کچھ عرصے کے بعد انہوں نے حضوراقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے تجارت کے بہانے مکہ مکرمہ جانے کی اجازت لی، اور واپس چلے گئے۔ ان کے بارے میں بعض مسلمانوں کی رائے ہیہ تھی کہ بیہ سیج مسلمان تھے، اور بعض انہیں منافق سمجھتے تھے۔ لیکن جب وہ مکہ مکرمہ جاکر واپس نہ لوٹے تو ان کا کفر ظاہر ہو گیا، کیونکہ اس وقت مکہ مکرمہ سے ہجرت کرناایمان کالاز می حصہ تھا، اور جو شخص قدرت کے باوجود ہجرت نہ کرے، اسے مسلمان قرار نہیں دیاجاسکتا تھا۔ لہذا اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ اب جبکہ ان کا نفاق ظاہر ہو چکاہے، توان کے بارے میں کسی اختلافِ رائے کی گنجائش باقی نہیں رہی۔

درس حدیث

عن ابن عمررضی الله عنهما قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلمرمن حجفزار قبری بعد موتی کان کمن زارنی فی حیاتی۔

المعجم الأوسط-الطبراني رقم الحديث3376

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہماہے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے جج کیا اور اس کے بعد میری قبر کی زیارت کی میری وفات کے بعد ، تووہ (زیارت کی سعادت حاصل کرنے میں) انہی لو گوں کی طرح ہے جنہوں نے میری حیات میں میری زیارت کی۔

تشریخ: رسول الله صلی الله علیه وسلم کااپنی قبر مبارک میں بلکه تمام انبیاء علیهم السلام کااپنی منور قبور میں زندہ ہوناجمہور امت کے مسلمات میں سے ہے، اگرچہ حیات کی نوعیت میں اختلاف ہے اور روایات اور خواص امت کے تجربات سے یہ بھی ثابت ہے کہ جو امتی قبر پر حاضر ہو سلام عرض کرتے ہیں آپ ان کا سلام سنتے ہیں اور جو اب دیتے ہیں، ایسی صورت میں بعد وفات حضور صلی الله علیه وسلم کی قبر پر حاضر ہونا اور سلام عرض کرنا ایک طرح سے آپ کی خدمت میں حاضر ہونے اور بالمشاف سلام کا شرف حاصل کرنے ہی کی ایک صورت ہے، اور بلاشبہ ایسی سعادت ہے کہ اہل ایمان ہر قیمت پر اس کو حاصل کرنے کی کوشش کریں۔

الله تعالی ہمیں صحیح عقائد کے مطابق زندگی گزارنے کی توفیق عطا فرمائے، سنت کے نورسے روش فرمائے اور برے عقیدے وعمل سے ہماری نجات فرمائے۔اللہ تعالی ہم سب کو ہدایت عطافرمائے۔

آمين يا رب العالمين

نعت رسول مقبول صلى الله عليه وسلم

صهيب شاه امتی

جب پیارے نبی کا ذکر آوے ، تو ذوق سے کہہ دے صل علی ہربار سنے ہربار کہے تو شوق سے کہہ دے صل علی

افلاک پہ احمد نام ہوا ، دنیا میں محمد کہلائیں کتنا پیارا ہے نام لگے ، تو ذوق سے کہہ دے صل علی

اے کاش مدینے جا پہنچوں ، رحمت کے خزینے جا پہنچوں سر کار مدینہ دل میں بسے ، تو ذوق سے کہہ دے صل علی

چکے اتنا پیارا چېره ، ہوں چاند ستارے کیا روشن کونین میں روشن ہے ان سے دیے ، تو ذوق سے کہہ دے صل علی

جب پیارے نبی کا ذکر آوے ، تو ذوق سے کہہ دے صل علی ہربار سے ہربار کے تو شوق سے کہہ دے صل علی

صلی الله علیه وسلم صلی الله علیه وسلم

تیری رہبری کاسوال ہے

اداربير

اسلام سے دوری کے نتائج ہم دیکھ رہے ہیں ،کسی گھر، محلہ، شہر، قصبہ اور
کسی ایک ملک کی ہی بات نہیں بلکہ پوری دنیا فتنہ و فساد کی لپیٹ میں ہے۔ پچھلے دنوں
میں چند ایسے واقعات بھی رونما ہوئے جس سے ہر آنکھ پرنم ہو گئی۔ زندہ دلان لا ہور
میں 5 سالہ اور فیصل آباد میں 12 سالہ دو بچیوں کو جنسی زیادتی کا نشانہ بنایا گیا۔ ہر شخص
نے ان در ندہ صفت لو گوں کو لعن طعن کیا۔ بہت سارے لو گوں نے دامن پھیلا پھیلا

واقعی بہت د کھ کی بات ہے۔

یہ غم ہے، دکھ ہے، المیہ ہے، سانحہ ہے، معاشر ہے میں پروان چڑھتا ظلم ہے، رواج پاتا جرم ہے۔ سب کچھ درست ہے۔ لیکن ان باتوں کا محض تذکرہ کرنے سے کیا ہو گا؟ روایتی سیاسی بیان بازی شروع ہو جاتی ہے: ہم اس واقعے کی مذمت کرتے ہیں، گہرے دکھ و رنج کا اظہار کرتے ہیں، ہم سب کے دل زخمی ہیں، مجرم یوری انسانیت کے دشمن ہیں۔ ان کے لواحقین سے بجہتی کا اعلان کرتے ہیں۔ ہم ان کے درد میں برابر کے شریک ہیں۔ وغیرہ وغیرہ۔

یہ باتیں بے بسی کی دلیل ہوا کرتی ہیں۔ محض مذمت کافی نہیں ، ایسے بد بختوں کو حکومت وقت گر فقار کرے ، ان کو قرار واقعی سزا دے ، ننگ وطن ننگ ملت اور ننگ انسانیت کے چہرے بے نقاب کر کے مظلوموں کی اشک شوئی کرے۔ ہاں! ایک بات اس سے بھی اہم ہے۔ ان تمام واقعات میں محض آئینی ، قانونی اور انتظامی اداروں کو کوسنا، فوج اور پولیس کو بے نقط سناناہی مسائل کا حل نہیں

ہوا کر تا۔ اپنی اداؤں پر بھی غور کرناضروری ہے۔اپنے رویتے اور طرزِ معاشرت میں بھی تبدیلی لانا پڑے گی، زمینی حقائق سے آئکھیں چرا کر ہم خود کو دھو کہ تو دے سکتے ہیں لیکن اس سے ذلت وپستی کی دلدل سے نکل نہیں سکتے۔

کبھی آپ نے غور کیا ہمارے گھروں میں ، ہماری سوسائٹی میں اور ہماری عملی زندگی میں بہت سارے ایسے عناصر بھی موجود ہوتے ہیں جنہیں ہم نظر انداز کر کے آگے کی طرف چل دیتے ہیں۔ بچوں کی تعلیم وتر بیت ، دیکھ بھال اور ان کی فلاح و بہود کے حوالے سے ہماری کو تاہیاں بھی نا قابل معافی جرائم کی فہرست میں سر فہرست ہیں۔ ہماری لا پرواہی اور عدم نگہداشت کی کو کھ سے ایسے واقعات جنم لیتے ہیں جن کا نزلہ صرف چندافراد پر گرادیا جاتا ہے۔ حالا نکہ ان جیسے واقعات میں ہم بحیثیت قوم ایٹے آپ کوبری الذمہ نہیں گھہراسکتے۔

اس لیے بچوں کے سرپر ستوں اور بالخصوص والدین سے گزارش ہے کہ وہ ان کی اخلاقی اور تعلیمی تربیت میں سستی سے کام نہ لیں۔اسپنے فرائض بھی نہ بھلائیں۔ آئینی و قانونی اداروںاگرچہ جیسے کیسے بھی ہیںپر سارے کا سارافساد معاشرہ کا بوجھ لادنے کی بجائے اپنی ذمہ داریوں کا احساس بھی کرناچاہیے۔

تاریخ گواہ ہے کہ اسلامی تعلیم اور ماحول میں پرورش پانے والوں نے معاشرے کو سکون وراحت اور چین دیا ہے اور غیر اسلامی ماحول میں نشو و نما پانے والوں کے زہر لیے جر تو مے مہلک اور جان لیوا ثابت ہوئے ہیں۔ ہمیں دوسروں کو احساس دلاتے وقت خود کو بھی انصاف کی کٹہرے میں کھڑا کرکے سوال کرناچا ہیے۔ تو ادھر ادھر کی نہ بات کر یہ بتا کہ قافلہ کیوں لٹا ؟ مجھے راہزنوں سے گلہ نہیں تیری رہبری کا سوال ہے

تین طلاقیں اور حیلے بہانے

مولانا محمه كليم الله

Zarbekaleem313@gmail.com

طلاق؛ مرد کے جذباتی پن کاعملی مظاہرہ یاعورت کی نادانی اور حماقت کا نتیجہ ہے؟ مرد اپنی رفیقہ حیات کوخو دہمیشہ کے لیے جھوڑ دیتا ہے یاعورت ایسے حالات پیدا کر دیتی ہے جس کا انجام طلاق ہوتی ہے؟ آسان الفاظ میں یوں سمجھ لیس کہ مرد طلاق دیتا ہے یاعورت طلاق لیتی ہے؟

اس کاجواب ہر علاقے، قوم، قبیلے، خاندان اور معاشرے میں مختلف ہو سکتا ہے دونوں آراء مشاہدات کی روشنی میں درست ہیں لیکن آج موضوع بحث ایک اور المیہ ہے اور وہ ہے" تین طلاقیں اور لوگوں کے حیلے بہانے۔"

حدیث پاک میں ہے: ابغض المباحات الى الله الطلاق - حلال كروه چيزوں میں سے اللہ تعالی كے ہال سب سے ناپسنديده چيز "طلاق" ہے۔

(ابوداؤد كتاب الطلاق)

طلاق سے صرف زوجین میں ہی جدائی پیدا نہیں ہوتی بلکہ دوخاندانوں میں خلیج بڑھ جاتی ہے، اگر وٹھ سٹھ ہوتو تقریباً تقریباً دوسرے گھرانے میں بھی صف ماتم بچھتی ہے یادوسرے گھرکی بہو بھی ہمیشہ کے لیے اپناسکون کھو بیٹھتی ہے۔

آج مسلم معاشرے میں ناچاقیاں کیوں پیدا ہوتی ہے؟ساس بہو کے جھڑے کیوں ہوتی ہاں؟ ازدواجی بندھن کچے جھڑے کیوں ہورہی ہیں؟ دھاگے کی مانند کیوں کمزور ہورہے ہیں؟

اس کی وجہ کیا ہے؟ کیا مر د بے راہ روی کا شکار ہیں؟ بے جوڑ رشتے ہیں؟

حرص اور ہوس کے بندے دولت اور شہرت کے بت بدل بدل کر بوج رہے ہیں؟ یا کچھ اور قارئین اس کا فیصلہ کرنے میں خود مختار ہیں۔

ع بول کہ لب آزاد ہیں تیرے

18.....20سال تک پال پوس کر والدین اپنی اولاد کے سروں پر سہر ا سجاتے ہیں، بیٹیوں کے ہاتھ پیلے کرتے ہیں،لا کھوں روپے قرض لے کر"خانہ آبادی" کے انتظامات کرتے ہیں توان کے گھروں کوبسانے کے لیے کرتے ہیں۔

لیکن ہوتا کیا ہے؟ چند ماہ نہیں گرزتے بلکہ آج کل تو چند دن اور لمحے نہیں بیت پاتے، نئ نویلی دلہن کے پاؤں کارنگ ِ حنائی نہیں اتر تا کہ وہ شوہر کے دل اور نگاہ دونوں سے اتر جاتی ہے۔ شوہر کے گھر کی دہلیز اس کے لیے خار دار تارکی صورت دھار لیتی ہے۔

ظلم تو یہ ہے کہ مسلم معاشرے کے مرد حضرات ؛ صنفِ نازک کی اکھکیلیاں، ناز خرامی، معصوم شرار تیں، نخرے غمزے سے دل بہلانے اور اسلامی تعلیمات کے مطابق اس کے مکمل حقوق کی ادائیگی کی بجائے اس کو ظلم وجور کے شانجے میں کس دیتے ہیں۔ آج یہ حالات کس گھر میں نہیں؟

اگر ابلاغی سروے سے قطع نظر کر کے ہم خود اپنے اڑوس پڑوس، گلی محلے اور علاقے میں دیکھیں تو ذات پات کے چھنیلے، خاندانی و قبائلی ظالم قوانین، غیر اسلامی تو رہے ایک طرف غیر انسانی بلکہ ننگ انسانیت ایسے خود ساختہ رواجوں نے عورت سے اس مقام کو چھین لیا ہے جو اسے اسلام نے آج سے سواچودہ سوبرس قبل عفت و حیا کا پیکر بناکر دیا تھا۔

یادش بخیر! تین طلاق کامسکله دوزاویوں سے دیکھا جاسکتا ہے۔ نمبر 1: تحقیقی اعتبار ہے۔

نمبر2: معاشر تی اعتبار ہے۔

پہلی بات تو بالکل واضح ہے کہ ایک مجلس کی تین طلاقیں شریعت محمد سے میں تین ہی واقع ہوتی ہیں۔چند شرعی دلائل آپ بھی ملاحظہ کرلیں۔ جن کا انکار کر ناعلوم دینیہ سے دوری کا نتیجہ ہے۔

وليل نمبر 1: ارشاد بارى تعالى ہے: الطّلَاقُ مَرَّتَانِ فَإِمْسَاكُ بِمَعُرُوفٍ أَوْ تَسْرِ عُمْ بِإِحْسَانٍ . (البقره: 229)

(1): امام محد بن اساعيل البخارى (م:256) تين طلاق كو قوع پر اس آيت ساستدلال كرتے ہوئ باب قائم فرماتے ہيں" بَابُ مَنْ اَجَازَ طَلَاقَ الشَّلاَثِ اوَفِى نُسْخَة بَابُ مَنْ جَوَّزَ طَلاَقَ الشَّلاَثِ الشَّلاَثِ الطَّلَاقُ مَرَّتَانِ فَإِمْسَاكُ مِعْدُوفٍ أَوْ تَسْرِيحُ بِإِحْسَانِ.

(2): امام ابوعبد الله محمد ابن احمد الانصارى القرطبى (م: 50) اس آیت كی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں: قال علما ئنا واتفق الحمة الفتوى على لزوم ایقاع الطلاق الثلاث فی كلمة واحدة ﴿ (الجائ لا كام القر آن للقرطبی: ن: 1: ص: 692) دلیل نمبر 2: قال الرمام الحافظ المحتبد فالكبیئر محمه بن محمه ل بن محمه ل بن محمه بنا محمه بنا محمه بنا محمه بنا محمه بنا محمه بن محمه بنا محمد بنا محمد

٢: حافظ ابن جرعسقلاني (م:852 م) لكت بين: فالتمسك بظاهر لا قوله طلقها ثلاثاً فانه ظاهر في كونها مجموعة ، (فق البارى لابن جرج وص:455)

ترجمہ: اس روایت کے الفاظ فطلقها ثلاثاً ہے استدلال کیا گیاہے کیوں کہ یہ الفاظ

اس پر دلالت کرتے ہیں کہ اس نے تین طلاقیں ایک ساتھ دی تھیں۔

دليل نمبر 2: قَالَ الْإِمَامُ الْحَافِظُ الْمُحَدِّثُ الْكَبِيرُ مُحَبَّدُ اَنْ اِسْمُعِيْلَ الْبُخَارِيُّ حَدَّاثَاعَبُدُ اللهِ عَنْ الْبُوشِهَا بِآنَّ سَهْلَ الْبُحَدِ عَلَيْهَا عَبْدُ اللهِ عَنْ اللهُ عَنْهُ كَذَبْتُ عَلَيْهَا عَارَسُولَ اللهِ صَلَّى السّاعِدِيِّ اَخْبَرَهُ ... قَالَ عُو يُمَرُّ رَضِى اللهُ عَنْهُ كَذَبْتُ عَلَيْهَا عَارَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَنْهُ كَذَبْتُ عَلَيْهَا عَارَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَنْهُ كَذَبْتُ عَلَيْهَا عَارَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ اَمُسَكُّتُهَا فَطَلَّقَهَا ثَلاَثًا قَبْلَ انْ يَامُرَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ {وَفِي رِوَا يَةِ آبِي كَاوُدَ } قَالَ: فَطَلَّقَهَا ثَلاَثَ تَطْلِيقًا عِيعَدَ وَسَلَّمَ وَيْ رِوَا يَةِ آبِي كَاوُد } قَالَ: فَطَلَّقَهَا ثَلاَثُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيْ فِي رِوَا يَةِ آبِي كَاوُد } قَالَ: فَطَلَّقَهَا ثَلاَثُو عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَا يَعْوَلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَلَّمَ فَا نَفَى لَا لَهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَا نَفَى لَا لَهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَا نَفَى لَا لَهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللهُ عَلَيْهُ وَسُلُهُ اللهُ عَلَيْهِ وَلَا اللهُ عَلَيْهِ وَلَا اللهُ عَلَيْهِ وَلَا اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللهُ عَلَيْهُ وَلَا عَلَى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعُلْكُ فَا عَلَى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللهُ عَلَيْهِ وَلَا اللهُ عَلَيْهُ وَلَا اللهُ عَلَيْهُ وَلَا اللهُ عَلَيْهِ وَلَا عَلَيْهِ وَلَا اللهُ عَلَيْهِ وَلَا عَلَى اللهُ عَلَيْهِ وَلَا اللهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهِ عَلَيْهُ وَلَا عَلَى اللهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهِ وَلَا اللهُ عَلَيْهِ عَلَيْهُ عَلَيْهِ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُ عَ

(صحیح البخاری ج۲ص ۷۹۱، سنن الی داوُدج اص۳۲۳ باب فی اللعان، صحیح مسلم ج1 ص ۸۸۸)

اس روایت سے معلوم ہو تاہے کہ تین طلاقیں اکٹھی واقع ہوسکتی ہیں کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر کوئی انکار نہیں فرمایا۔ چنانچہ امام بیہقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: وَلَوْ کَانَ ذَلِكَ مُحَرَّمًا لَنَهَاهُ عَنْهُ. وَقَالَ: إِنَّ الطَّلاَقَ وَإِنْ لَزِمَكَ فَرَاتَ عَامِ بِأَنْ تَجْهَعَ ثَلاَثًا.

(السنن الكبرى لليهق 70 92 بالاختيار للزوج ان لايطان الاواحدة) حليل نمبر: 4 قَلُ قَالَ الْإِمَامُ أَبُوبَكُرِ ابْنُ الْمُنْذِيرِ النِّيْشَابُوْرِيُّ: وَأَجْمَعُوْا عَلَى أَنَّ الرَّجُلَ إِذَا طَلَّقَ إِمْرَ أَتَهُ ثَلاَ قَا أَنَّهَا لَا تَحِلُّ لَهُ إِلَّابَعُلَ زَوْجٍ عَلَى مَاجَاءً بِهِ حَدِيثُ النَّبِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ: أَوْ اَجْمَعُوْا عَلَى أَنَّهُ إِنْ قَالَ لَهَا أَنْتِ طَالِقٌ ثَلاَ قَالَ الْمَعَالِيَّ قَلاَ قَالَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُلاَقًا مَلِيَّ قَلاَ قَالَ المَعَالِقِي المَعَالِقِي قَلا قَالَ المَعَالِي المعالَ لا بن المندر ١٥٢)

امت مسلمہ کے جید فقہا ء کرا م خصوصاً حضرات ائمہ ار بعہ رحمہم اللّٰہ تعالیٰ کے نزدیک بھی تین طلاقیں تین ہی شار ہو تی ہیں:

1:..... امام اعظم ابو حنيفه نعما ن بن ثابت رحمه الله (م ٥٠ه):

الم محمد بن الحن الشيباني فرماتے ہيں كه: "وجهذا ناخذوهو قول ابي حنيفة

والعامة من فقهائنا لانه طلقها ثلاثاً جميعاً فوقعي عليها جميعاً معاً "_ (موكا امام محمد :ص:۲۶۳، سنن الطحاوى :ج:۲:ص:۳۵ سم شرح مسلم :ج:۱:ص:۸۷۸) ٢:...... امام مالك بن انس المدنى رحمه الله (م ١٨٩هـ): "فأن طلقها في كل طهر تطليقة او طلقها ثلاثاً مجتمعات في طهر لم يمس فيه، فقد لزمه. " (التمهيد ٢٥ص٥٨، المدونة الكبري ج٢ص٢٥، شرح مسلم للنووي جاص٥٤٨) سا:.... امام محمد بن ادريس الشا فعي رحمه الله (م ٢٠٠ه): فرماتي بين: · وَالْقُرُآنُ يَدُلِّ _ وَاللهُ أَعْلَمُ _ عَلَى أَنَّ مَنْ طَلَّقَ زَوْجَةً لَّهُ دَخَلَ جِهَا أَوْلَمْ يَدُخُل بِهَا ثَلَاثَالَمُ تَعِلَّ لَهُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجاً غَيْرَهُ . " (كتاب الام للثافعي ٢٥ ١٩٣٩) 4:....امام احمد بن حنبل رحمه الله (ما٢٨٥) كے صاحبزادے امام عبد الله فرات ہیں:"قلت لابی رجل طلق ثلاثاً وهو ينوي واحدة قال هي ثلاث." (مسائل احمد بروايت ابنه: ص:۳۷س، كتاب الصلوة: ص:۷۸، شرح مسلم:ج: ا:ص:۸۷۸) یاد رکھیں!اس بارے میں سوائے روافض، قادیانیوں اور منکرین فقہ کے تمام اہل اسلام کا مشتر کہ نظریہ اور موقف یہ ہے کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو ایک مجلس میں تین طلاقیں دے دے تو تین ہی واقع ہو جاتی ہیں اب بغیر حلالہ شرعیہ کے وہ پہلے والے مر دکے پاس نہیں رہ سکتی وہ مر داس کے لیے اجنبی ہے۔

جاہل معاشرے کی پیدا وار بعض افراد اس تھم خداوندی کوعورت پر ظلم گر دانتے ہیں جیسا کہ قربانی کے موقع پر بعض "نرم دل"لوگ جانور ذنج کرنے کو ظلم سے تعبیر کرتے ہیں۔

ایک مسلمان مرد اور عورت کو قادر مطلق اور مختار کل ذات کے بنائے ہوئے اصولوں اور احکامات میں عقلی دخل اندازی سے گریز کرنااز بس ضروری ہے۔ ورنہ بعض او قات ایسے جملے انسان کی زبان سے نکلتے ہیں جن کے بعدوہ دائرہ اسلام سے

خارج ہو جاتا ہے العیاذ باللہ۔

آج کل عورت کو آکھی تین طلاقیں دینے کارواج دین دارگھر انوں میں بھی چل فکل ہے جو کہ انتہائی قابل افسوس امر ہے اس کے بعد کے مر احل اس قدر گھمبیر ہیں کہ توبہ بھلی۔عورت پر الزامات ،اتہامات ،بہتانات اس کی کر دارکشی اور معاشر بیں اس کو ذلیل ور سوا کرنے کے غیر مہذبانہ طور طریقے استعمال کیے جاتے ہیں جو سر اسر غیر اسلامی تعلیم کامظہر ہیں۔

یہ بھی کسی درجے میں کم گناہ ہے اس سے بڑھ کر ظلم یہ ہو تاہے کہ تین طلاق والی مطلقہ عورت کو چند دنوں بعد واپس اپنے گھر میں لے آتے ہیں نہ تو مر د کے والدین، بہن بھائی، رشتہ دار، عزیز وا قارب اور دوست احباب اس کو سمجھاتے ہیں اور نہ ہی یہ بدیخت کسی کی سنتا ہے۔

چلیں یہ تو مر دہے۔ عورت کی عزت، آبرو، عفت اور پاکدامنی تواس کے خمیر میں شامل ہے اس کی فطرت میں حیاکا عضر غالب ہے لیکن اس معاملے میں یہ خود اس کے والدین، بھائی رشتہ دار اس قدر بے حسی اور بے شرمی کا مظاہرے کرتے ہیں کہ ان کو قلم پر لاتے ہوئے شرم آتی ہے۔ وہ بھی اپنی بہن بٹی کو ایک اجنبی کے ساتھ روانہ کر دیتے ہیں سیسیہ تو قہر خداوندی کو دعوت دینے والی بات ہے۔

آخر میں چند حیلے بہانوں کا تذکرہ ضروری سمجھتا ہوں:

1. بعض علاقوں میں جب تین طلاق کامسکہ پیش آتا ہے تو وہاں کے لوگ عموماً دیمی علاقوں میںپنچائیت اور جرگہ میں اس کا تصفیہ کرا کر عورت کو مرد کے ساتھ رہنے کا حکم جاری کر دیتے ہیں۔

2. بعض مرتبه طلاق دینے والا مرداپنی بیوی سے کہتاہے کہ اس کا تذکرہ کسی کے سامنے مت کرناورنہ بدنامی ہوگی۔ بس الله غفور رحیم ہے۔ میں توبہ استغفار کرتا

ہوں۔اللّٰہ اللّٰہ خیر صلا

3. ایسے بھی ہوتا ہے کہ کسی مسجد کے ناسمجھ ملال سے اپنی مرضی کا فتویٰ بنوا لیتے ہیں کہ مولوی صاحب بس آپ کہیں سے بھی بیہ فتویٰ دے دیں کہ تین طلاق ایک ہوتی ہے۔

4. بعض مرتبہ گھر والوں کو جب اس تین طلاق والے معاملے کاعلم ہوتا ہے تو وہ کہتے ہیں کہ مولویوں کا کیاعلم ؟ بس ایک طلاق ہوئی ہے۔ آئندہ مت طلاق دینا۔
5. بعض مرتبہ یوں بھی کرتے ہیں کہ عورت یا مر دکسی کے رشتہ دار مکہ ، مدینہ ، طائف ، جدہ حجاز اور سعو دیہ میں مقیم ہوتے ہیں ان کو فون کرکے کہتے ہیں کہ وہاں کسی سے پوچھو کہ تین طلاق دینے سے کتنی ہوتی ہیں ؟ وہ انہیں پوچھ کر بتاتے ہیں کہ یہاں کے فلال مفتی صاحب نے کہا ہے کہ تین طلاقیں ایک ہوتی ہیں۔

شادی بیاہ، طلاق، خلع، فیخ نکاح وغیرہ شریعت محمد سے کے روش احکام ہیں۔
لہذااس بارے میں مستند علماء کرام سے رابطہ کرنا بہت ضروری ہے۔ اس حوالے سے
جہاں تک وڈیروں پنچ کیتی سربر اہوں کی بات ہے وہ قطعاً اس کے حق دار نہیں کہ شرعی
فیصلے کو اپنی مرضی اور قانون کے مطابق بدل کر حکم جاری کریں۔ ویسے بھی نبی آخر
الزمان صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے لا طاعة لمخلوق فی معصیة الخالق۔ مخلوق کی
بات مانے میں خالق کی نافرمانی مت کرو۔ شرعی فیصلہ انبیاء کرام کے صبحے وارث جوماً
اناعلیہ واصحابی کے راستے پر ہوں، وہ کریں گے یعنی علماء اہل السنة والجماعة۔

باقی رہی بات بدنامی کے خوف سے کسی کو نہ بتانا اور بیہ خیال کرنا کہ توبہ استغفار سے بیہ گناہ معاف ہو جائے گا۔عورت کے ساتھ ازدواجی تعلقات بدستور رکھنا جہالت ہے ، یہ سچ ہے کہ توبہ سے گناہ معاف ہو جاتے ہیں لیکن بیہ بھی سچ ہے کہ وہ عورت اب اس کے پاس بغیر حلالہ کے نہیں رہ سکتی۔

جس طرح کسی پنچائیت کے سرابرہ کو اسلامی احکامات میں قطع برید کی اجازت نہیں اسی طرح جبہ و دستار میں ملبوس کم علم کم عقل بد دین "مُلُوانے "کو بھی میہ حق نہیں کہ وہ یہ تین طلاق کو" ایک "کہتا پھرے۔ تین طلاقیں تین ہی ہوتی ہیں جیسا کہ مندرجہ بالا دلائل شرعیہ سے یہ بات ثابت ہو چکی ہے۔

مولویوں کے کم علم ہونے کا تصور اگر تو یہ ہو کہ جو علاء کے بھیس میں ہیں ہیں حقیقاً عالم نہیں تو درست ہے کیوں کہ ہمارامعاشرہ ہر داڑھی والے کو "مولوی جی" کہہ کے پکار تاہے ہر نابینے کو "حافظ صاحب" کہتا ہے۔ اور اگریہ ہو کہ دارالا فماء میں جلوہ افروز مفتی صاحب جس کے فقے پر دلائل شرعیہ کی مہر ہوتی ہے تواس کو کم علم کہنا خود اپنے کم علم ہونے کی دلیل ہے۔

باقی سعودی عرب والوں کے متعلق جو یہ مشہور کیا جاتا ہے کہ وہ تین طلاقوں کو ایک کہتے ہیں سر اسر غلط ہے۔ کیونکہ سعودی عرب والے فقہ حنبلی پر چلنے والے ہیں امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے سچے مقلد ہیں اور ان کا پبلک لاء حنبلی فقہ ہے اللہ کی معتبر ترین کتاب جسے وہاں کا قانون ہونے کا شرف حاصل ہے وہ امام ابن قد امہ رحمہ اللہ کی شہرہ آفاق کتاب المغنی ہے۔ اس میں یہ واضح طور پر لکھا ہوا ہے کہ من طلق البتة الزمنا لا ثلاثاً لا تحل له حتی تنکح زوجاً غیری ۔

المغنى ج10ص 82 كتاب الطلاق

اس لیے سعودی عرب گور نمٹ کے قانون میں یہ بات داخل ہے کہ تین طلاق تین ہی واقع ہوتی ہیں۔ اس کے علاوہ سعودی عرب کی مجلس کبار علاء کا فیصلہ بھی کہی ہے جو البحوث الاسلامیہ المحبلہ الاول العدد الثالث ص 165 پر مرقوم ہے کہ تین طلاقیں تین ہی واقع ہو جاتی ہیں۔ اس لیے خود کوسلفی کہلانے والے ہر گر غلط بیانی سے

کام نہ لیں اور اسلاف کی تعلیمات کے بر خلاف فتو ہے صادر نہ کریں۔

سعودی حکومت سے بھی بصد احترام التماس ہے کہ ایسے شر انگیزوں، فتنہ پروروں اور قانون کے باغیوں پر فرد جرم عائد کرکے ان کو سرکاری سطح پر سزا دی جائے۔ تاکہ آئندہ مکہ مدینہ اور حجاز کانام استعال کرکے عوام الناس کو گمر اہنہ کیاجائے اور نہ ہی مسلم گھروں میں کوئی زناکے دروازے کھول سکے۔

ضروری گزارش:

ارباب اقتدار اور علمائے حق اہل السنت والجماعت کے سامنے درخواست ہے کہ ایک الیماادارہ تشکیل دیا جائے جو حکومت کی سرپرستی میں علماء کرام کی نگرانی میں ہو جہال ہیوگان اور طلاق یافتہ خواتین کے دوسرے نکاح کرانے کامعقول انتظام ہو، بصورت دیگر الیی خواتین کوخود کفیل بنانے کی کوشش کی جائے تاکہ وہ عوام کے رحم و کرم پر نہ رہیں۔ ان کی عزت واحر ام اور نقدس کا بھر پور خیال کیا جائے۔ امید ہے کہ قار کین کی وساطت سے اہل حل وعقد اس گزارش پر سنجیدگی سے غور فرمائیں گے اور اہل علم اس کے لیے نتیجہ خیز مہم چلائیں گے۔

خواتین کے لیے عظیم خوشنجری

منتظم اسلام مولانا محمد البیاس گھسن حفظہ اللہ تعالیٰ کے مرکز اصلاح النساء میں کئے گئے علمی، اصلاحی اور تربیتی بیانات کا دوسر المجموعہ مواعظ منتکلم اسلام حجیب کر آ چکاہے تمام خوا تین سے گرازش ہے کہ اس کتاب کا ضرور مطالعہ کریں۔ یہ کتاب آپ کے عقیدہ، عمل، بچوں کی تربیت، تعلیم اور بہت سارے اہم موضوعات کا احاطہ کیے ہوئے ہے۔ عمل، بچوں کی تربیت، تعلیم اور بہت سارے اہم موضوعات کا احاطہ کیے ہوئے ہے۔ مطنے کا پیتہ: دارالا یمان فرسٹ فلور زبیدہ سنٹر ار دوبازار لاہور

دورِ حاضر کی جاہلیت

رضيه صديقي، سر گو دها

مجموعی طور پر معاشرہ کی قوتِ برداشت جواب دے چکی ہے اور زمانہ جاہلیت کی یادیں تازہ ہونی لگیں ہیں، " بھی گھوڑا آگے بڑھانے پہ جھگڑا، کبھی پانی پینے پلانے یہ جھگڑا"والی صور تحال پیدا ہو چکی ہے۔

صبر، حوصلہ، در گزر، معافی اور برداشت بے معنی سے الفاظ بن کررہ گئے ہیں، چھوٹی چھوٹی باتیں لڑائیاں بھڑکارہی ہیں، معمولی باتوں پر سکرار کا بتیجہ قتل و غارت گری کی صورت میں سامنے آرہاہے۔ چندروپے کی خاطر قیمتی انسانی جانیں ضائع کرناباعث فخر بن چکاہے، طیش میں آکر مارا ہواایک تھیڑ دوخاند انوں کی تباہی کا پیغام لا رہاہے۔ لباس، شکل وصورت یا خاندان کے متعلق جھوٹا سا طعنہ دینے سے خون کے فوارے پھوٹ رہے ہیں۔

گلی گلی، نگر نگر، کوچہ کوچہ، شہر شہر ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر بدلہ لینے کی فضابن چکی ہے، انسان ، انسان کو کیا کی فضابن چکی ہے، احترام انسان یہ کی فضابن چکی ہے۔ انسان ، انسان کو کیا چیانے پر تلا ہوا ہے، کرائے کے قاتلوں میں دن رات اضافہ ہورہا ہے اور انسان کا فیمتی خون بہانے میں ذرابر ابر بھی ہچکیاہٹ کا مظاہرہ نہیں کیاجارہا ہے۔

بے در پنج انسانی قتل کی وجو ہات میں سے ایک بڑی وجہ یہ ہے کہ لوگوں میں قوتِ بر داشت نہیں رہی، زمانہ جاہلیت میں بھی ایساہی ہو تاتھاایک قبیلہ کی کسی عورت سے انجانے میں کسی دوسرے قبیلہ کے ایک آدمی کی پالتو چڑیا کے انڈے ٹوٹ گئے تو ان دونوں قبیلوں میں چالیس سال تک خانہ جنگی رہی۔

حجر اسود لگانے کاواقعہ یاد سیجیے سب قبائل نے اعلان جنگ کر دیا تھا۔ ہاتھ

خون میں ڈبو گئے تھے اور تلواریں نیاموں سے باہر نکال لیں تھیں۔ کئی دفعہ ایساہو تا ایک قبیلہ کے شاعر نے دوسرے قبیلے کے بارے میں مذمت بھراایک شعر کہہ دیاتو ان دونوں قبیلوں میں سالہاسال خون ریز جنگ ہوتی رہی نہ یہ قبیلہ ہارمان رہاہے اور نہ وہ قبیلہ ، بلکہ ہر ایک خون بہانے میں دوسرے سے سبقت لے جاناچاہتا تھا۔

تعصب کی آگ ایک د فعہ بھڑک اٹھتی تو بچھنے کا نام نہ لیتی ، بھری د نیا میں کسی ایک کونے سے بھی امن وسکون کی صدابلند نہیں ہوتی تھی۔

دور حاضر کی جاہلیت دیکھئے کہ زمین کی ایک بالشت کے لئے بیٹاباپ کو قتل کر رہاہے ، بھائی سکے بھائی کو گولیوں سے بھون رہاہے ، نشے کیلئے پیسے نہ ملنے پر خاوند بیوی کو موت کو گھاٹ اتار رہاہے ، معمولی سا جھڑ کئے پر فرزند ماں کو قبر کاراستہ دکھارہاہے ، عدالتی کارروائی پڑھ کر دیکھئے کسی مقد مہ میں بھائی مدعی ہے اور بھائی ہی ملزم ہے جس کا مطلب سے ہے کہ بھائی عدالت سے در خواست گزار ہوتا کہ میرے بھائی کو سزائے موت دی جائے۔

کسی مقدمہ میں باپ در خواست گزار ہے کہ میرے بیٹے کو پھانسی پر اٹکا یا جائے۔اگر ایک بھائی ہے ہواں کچھ دولت آگئ تو دوسرے غریب بھائی ہے تواس کی نظر خہیں پڑر ہی۔اگر ایک بھائی کے ہاں بیٹا ہیں اور دوسرے بھائی کے پاس بیٹے ہیں اور بیٹوں والے بھائی ہر وقت تکبر میں رہتا ہے کہ اگر مجھے میرے بھائی نے یا کسی بھی آدمی نیٹوں والے بھائی ہر وقت تکبر میں رہتا ہے کہ اگر مجھے میرے بھائی نے یا کسی بھی آدمی نے بھی کہاتو میں اپنے بیٹوں کو لاکار دوں گا کہ جااپنے بچپاکو قتل کر دو۔اگر قتل نہ ہوسکے تواجھی طرح بٹائی کر دینا تا کہ وہ دوبارہ سر اٹھانہ سکے اور پوری عمر اس کو یاد ہے گاڑ ھے خون بالکل بیٹے ہوگئے۔

رشتہ داری بے قدر ہو چکی ہے خون سفید ہو چکا ہے۔ بھتیجیوں کے سرپر ہاتھ رکھ کر راضی نہیں۔ مسلمان بھائیوں کی غیرت سوچکی ہے ، بہن ، بیٹی کو آ دھے لباس میں محفوظ کرکے غیر محرموں سے موویاں بنواتے ہیں، فوٹو گرافر اپنی شہرت کرانے کیا کے محفوظ کرکے غیر محرموں سے موویاں بنواتے ہیں۔ شادیوں کے موقعوں پربے حیائی کی انتہا کر دی جاتی ہے، ویڈیو بنوانے کے بہانے بہت سارے نامحرموں کوبد نظری کرنے کاموقع ماتا ہے، اگر کوئی ایسے کاموں سے منع کرے تواسے حسد کانام دیاجا تاہے۔

نئی جوڑی اپنے گھر میں خوشی سے وقت گزار رہی ہوتی ہے اور پھر چاردن کے بعد خاوند کیا دیکھا ہے کہ اس کی اہلیہ کی تصویریں بازار میں اور ہر لڑکے کے پاس ہیں پھر گھروں میں جھگڑے ہوتے ہیں کہ تمہاری تصویریں فلاں کے پاس کیسے اور فلاں کے پاس کیسے چلی گئیں اور پھر ان ہی جھگڑوں کی وجہ سے طلاق تک کی نوبتیں آجاتی ہیں۔

اور پھر خو د ان باتوں کو نہیں سوچتے کہ ہم نے اپنی شادی سنت کے مطابق کی تھی یا نہیں ؟ حیاختم ہو گئی، بے حیائی کی آند ھی آ پھی ہے اگر شادی میں یہ ناجائز کام نہ ہوتے تو یہاں تک نوبت آتی اور نہ ہی بر داشت ہے ، اور اس گھناؤنی کیفیت میں ہر گزرتے لمجے کے ساتھ اضافہ ہو تاجارہاہے۔

سوال بیہ ہے کہ بید کیفیت ختم ہوجائے گی؟ کیاانسانی کشی اس بھنور سے نکل سکتی ہے؟ اور انسانی خون کے بیاسے لو گوں کا کوئی علاج ہو سکتا ہے؟ اس کیلئے کوئی نیا نسخہ استعال کرنے کی ضرورت نہیں اور نہ بید کوئی نیانسخہ کار آمد ہو سکتا ہے بلکہ اس کے لئے وہی نسخہ استعال کرنے کی ضرورت ہے جو مجرّب ہے، آزمایا ہوا ہے اور وہ نسخہ ہے "اسلام، اور صرف اسلام۔"

اسلام ہی نے پہلے بھی جاہلیت کا خاتمہ کیا تھا اور آج جدید جاہلیت کا خاتمہ کیا تھا اور آج جدید جاہلیت کا خاتمہ کبھی اس بھی اسلام ہی سے ممکن ہے، یہی نسخہ شفاء ہے اور یہی نسخہ ، نسخہ کیمیا ہے۔ جب بھی اس نسخہ کواس کی شر ائط کے مطابق استعال کیا گیااس نے فائدہ ہی دیا اور آئندہ بھی جب

اسے اس کی شر اکط کے مطابق استعمال کیاجائے گایہ کا کنات انسانی کو فائدہ ہی بخشے گا۔
جس طرح زمانہ قدیم کی جاہلیت کا علاج اسلام کے پاس موجود تھا اسی طرح
زمانہ جدید کی جاہلیت کا علاج بھی اسلام کے پاس موجود ہے ؛ چو نکہ ہم یہاں زمانہ جدید
کی جاہلیت کی گونا گوں اقسام میں سے صرف قتل وغارت اور خون ریزی کاذکر کر رہے
ہیں اس لئے اس کے متعلق اسلام نے جو عمدہ نسخہ تجویز کیا ہے اور جو تعلیمات دی ہیں
ان کا خلاصہ یہاں نقل کر دیناضر وری ہے۔

سب سے پہلے تو ہیہ ہے کہ زبان پر کنٹرول کیا جائے۔ بے ہو دہ کلام، فخش گوئی، گالی، الزام تراشی، بہتان طرازی اور طعن و تشنیع سے زبان محفوظ کی جائے۔ اسی طرح کسی کے حسب و نسب،خاندان ، یا شکل وصورت کے متعلق نازیبااور ناروا بات کرنے سے بھی زبان کورو کا جائے، زبان کی بے احتیاطی معاشرے میں کیا گل کھلا رہی ہے؟ ایک گالی یہ قتل، ایک طعنے یہ قتل، ایک الزام تراشی یہ قتل؛ معمول کی بات ہے۔جب بظاہر ملکے نظر آنے والے ان گناہوں کے سنگین نتائج ہمارے سامنے ہیں تو پھر زبر دست ضرورت ہے اس بات کی کہ زبان کو ان سب چیزوں سے پاک رکھا جائے اور پیر کوئی مشکل کام بھی نہیں۔ایک چپ سوسکھے۔جو خاموش رہاوہ نجات یا گیا۔ حدیث شریف کا یہ واقعہ ہر وقت قلب وذہن میں رہے ،ایک شخص نے سوال کیا اے اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)میرے لئے سب سے زیادہ خطرناک کون سی چیز ہے؟ ہادی برحق صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی مقدس زبان پکڑ کر فرمایا: "یہ" آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا بیہ بھی ارشاد ہے: انسان جب صبح اٹھتا ہے تو تمام اعضاءزبان سے درخواست کرتے ہیں کہ خداسے ڈرناہم بھی تمہارے ساتھ ہیں اگر تو سید هیر رہی ہم سلامت رہیں گے اگر تو بھٹک جائے گی تو ہم سب برباد ہو جائیں گے۔ چونکہ خون ریزی دوطر فہ معاملہ ہے اس لئے توایک فریق کیلئے نسخہ تھااگر

کوئی اس نسخہ پر عمل نہیں کرتا فخش گوئی،الزام تراشی، گالی دیتاہے تو اسلام نے دوسرے فریق کیلئے یہ نسخہ دیاہے کہ اسے دوسرے کی نارواباتوں پر صبر کرناچاہئے، قتل انسانی کی مذمت میں قرآن وحدیث کے ارشادات ملحوط رکھنے چاہییں۔

قر آن مجیدنے ناحق قتل کرنے والے کو پوری انسانیت کا قاتل قرار دیاہے،
دنیا میں بھی قتل کی سزا قتل ہے پھانسی کے بھندے جھولنا آسان کام نہیں، بڑے
بڑے بہادر اور خونخوار گھاٹ تک پہنچنے سے پہلے دم توڑد سے ہیں۔ بعض لوگ قتل کر
کے اس سزاسے نے بھی جاتے ہیں بھی پیسے کے ذریعے بھی سفارش کے ذریعے اور
کجھی کسی اور حربے کے ذریعے لیکن آخرت کی سزاسے بچنا آسان نہیں۔

قار ئین! قتل کی بڑھتی ہوئی وار دائیں روکنے کیلئے جہاں زبان کی حفاظت اور خون انسانی کی اہمیت کا خیال کر ناضر وری ہے وہاں معاشرے کے تمام افراد کوچاہیے کہ اپنے اندر بر داشت پیدا کریں ، تھوڑی ہی ادھر سے بات سن کر دوسرے کے کان میں نہ ڈال دیں اور لمحہ بھر میں شعلے کی طرح بھڑک جانا چھی بات نہیں اس جلد بازی کا نتیجہ اچھا نہیں نکاتا بلکہ ہمیشہ کیلئے بچھتا وا ملتا ہے۔ جذبات کو بھڑکا نے والے معاملات میں صبر ، سکون ، حوصلہ ، بر داشت روادری ، معافی ، در گذر اور چیٹم پوشی سے کام لینا چاہیے اور ذرااس حدیث مبارک کو بھی دل میں بسالیجے گا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جلد بازی شیطان کی طرف سے ہے اور خمل و بر دباری اللہ تعالی کی طرف سے ہے یہ کام ہو تا تو بہت مشکل ہے مگر ہو تا دور رس نتانج کا حامل ہے۔

اگرچہ زبان میں ہڈی اس لئے نہیں پیدا فرمائی کہ تم لوگوں سے نرمی سے بولویعنی اچھے اخلاق سے پیش آؤاور میرے پیارے آ قاصلی الله علیہ وسلم نے فرمایا، بدر اخلاقی انسان کوایسے بگاڑ دیتی ہے جیسے سر کہ شہد کو۔

قارئین! آپ خود ہی سر کہ کی کڑواہٹ اور شہد کی مٹھاس کا اندازہ لگائیں

بہر حال غصہ کی آگ پر قابو پاناہی بہتر ہے۔ حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے زور آور پہلوان وہ نہیں جو کُشتی میں فریق مخالف کو پچھاڑ ڈالے بلکہ حقیقت میں پہلوان وہ ہے جوغصے کی وقت اپنے آپ کو قابو میں رکھے۔

حضرت عبداللہ او حضرت اساء رضی اللہ عنہماسے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ کے بہترین بندے وہ ہیں جن کو دیکھ کر خدا یاد آتا ہے اور بدترین بندے وہ ہیں جو چغلیاں کھاتے ہیں، دوستوں میں جدائی ڈالنے والے ہیں اور جو اس بات کے طالب اور کوشاں رہتے ہیں کہ پاک دامن بندوں کو گناہ میں ملوث کر دیں۔

حضور صلی الله علیه وسلم فرماتے ہیں: جو شخص باوجو د قدرت کے اپنا غصہ ضبط کرلے الله تعالی اسے تمام مخلوق کے ساتھ بلا کر اختیار دے گا کہ جس حور کو چاہے پیند کرلے۔

(تفیر ابن کثیر ن 1 ص 458) الله تعالی ہم سب کو عمل کرنے کی توفیق عطافر مائے اور بات سمجھنے کی توفیق عطافر مائے۔ آمین یارب العلمین۔

مضمون نگار توجه کریں!!

ماہنامہ بنات اہل السنت میں آپ اپنے مضامین اب بذریعہ ای میل بھی بھیج سکتی ہیں۔

Zarbekaleem313@gmail.com

ڈرائیورلوگ...... توبہ توبہ

نوشین فاطمه، بنڈی

فائن کہتی ہے: کچھ عرصہ سے میں اپنے والد کے ڈرائیور کو دیکھتی ہوں کہ وہ مجھ سے خواہ مخواہ گفتگو دراز کرنا چاہتا ہے اور زیادہ بلا تا ہے، مگر میں اس سے نا آشنائی ظاہر کرتی اور اسے اپنی او قات سے آگے بڑھنے کی گنجائش نہیں دیتی، حالا نکہ ہمارا اصل اعتاد اللّد پر تھایا پھراس کے بعد ہر چیز میں اس ڈرائیور پر بھروسہ تھا۔

اسکول آتے جاتے راستہ میں وہ گاڑی قصداً آہتہ چلاتا اور دیر کرتا، میں نے اسے کئی مرتبہ جھاڑ پلائی اور کہا: گاڑی تیز چلاؤ! اس کا آہتہ گاڑی چلانے کے لیے اکثر یہ عذر ہوتا کہ میں تیز رفتاری سے اس لیے گاڑی نہیں چلاتا کہ ٹریفک حادثہ نہ پیش آجائے۔ ایک دفعہ تو اس نے یہاں تک جر آت کی میر اہاتھ پکڑ لیا، میں نے اس کے ردعمل میں اسے گائی دی اور دھمکی دی کہ میں اپنے باپ کو بتاؤں گی، لیکن اس نے ہنس کر مذاق سے بیہ بات ٹال دی اور ڈھٹائی سے کہنے لگا:

"انہیں مجھ پر بہت اعتاد ہے کوئی بات نہیں۔ یہ بی نہیں بلکہ تمہارے باپ نے مجھے یہاں تک پابند کر رکھاہے کہ میں تیری سرگر میوں پر گہری نظر رکھوں اور تمہاری پوری نگرانی کروں۔"

الٹا مجھے دھمکی دی اور ہر اسال کیا کہ اگر میں اس کی ہم نوانہ ہوئی اور اس کی ہم نوانہ ہوئی اور اس کی بات نہ مانی تو وہ میرے والد کو بتائے گا کہ یہ کسی اور نوجوان کے ساتھ گاڑی پر سوار ہوئی ہے۔ کہنے لگا کہ میں نے خود دیکھاہے اور بھی بہت ساری دیگر باتیں بتاؤں گاجو تیری بے داہ روی پر پختہ دلیل ہول گی۔

اس کے کہنے کے باوجود میں نے ڈرائیور کی نامناسب حرکات والد تک

پہنچائیں، مگران کا اس پر عام سارد عمل تھا، انہوں نے اسے روکنے کے لیے کوئی کارروائی نہ کی۔ مجھے تو یہ تو قع تھی کہ میری شکایت سن کروہ اسے نکال دیں گے اور ڈرائیوربدل لیس گے، مگر انہوں نے بات آئی گئی کر دی اور اس کو مجھے تنگ کرنے سے اسے نہ روکا۔

اس کے بعد میرے ذہن میہ سوچ آئی کہ میں اپنے بڑے بھائی کو بتاؤں،
لیکن میں اس سے ڈرتی تھی کہ کوئی برے انجام تک نوبت نہ آ جائے۔ میں جانتی تھی
جب میر ابھائی غصے میں آتا ہے تواس کارد عمل کیا ہو تا ہے۔؟ وہ اس کی ہڈیاں توڑ دے
گا۔ سچ ہے وہ یہ ہی کرے گا اور اسے مار ڈالے گا۔ ایک میں نے یہ بھی سوچا کہ پڑھائی
چھوڑ دوں، پھر میں خود ہی دل سے پوچھتی کہ اس گندے ڈرائیور کی وجہ سے میں اپنی
زندگی اور مستقبل تباہ کر دوں؟ بیہ کسی طور مناسب نہیں۔

میں نے یہ کوشش کی کہ میں اپنی سہیلی کو گاڑی میں ساتھ لے کر جایا کروں گی، جو مجھے لے کر آتی جاتی ہے، لیکن میرے باپ نے یہ منظور نہ کیا اور مجھ سے وعدہ کیامیں پہلی فرصت میں ڈرائیور تبدیل کر دوں گا۔

فائن کا قصہ غم تو ہمیں ابتدائی حصہ تک ہی معلوم ہو چکاہے، اس کی انتہا کا پتا نہیں ۔ گر ہم قارئین کرام سے گزارش کرتے ہیں کہ سوچیں!... فائن دوزخ کے کنارے پر ہے، اس کا قدم بھسل بھی سکتا ہے اگر وہ غلط میدان میں اتر جاتی تو اس سارے خاندان کا انجام کیا ہو تا؟ اور باپ ہتک عزت والا قرار پاتا، کیونکہ اس نے اپنی بیٹی کو چھوڑ ااور وہ اکیلی ڈرائیور کے ساتھ جاتی ہے۔

دین اس کی قطعاً اجازت نہیں دیتا۔ بیٹی کے متعلق جو ایک غیرت ہوتی ہے اس کے باپ کی وہ غیرت کہاں گئی؟ اس نے اخلاق کی ابتدائی باتوں کا بھی خیال نہیں رکھا، اس کی اسلامی حمیت کہاں سوگئی ہے؟ حقیقت سے ہے کہ انسان دین کی ابتدائی سدھارنے والی باتوں سے تب ہی اپنچ اتر تاہے جب اس میں جو نقص اور اخلاقی عیب ہو تاہے وہ اسے دور کرے، جب باپ ہی اپنچ ڈرائیور کے ساتھ بیٹی کے معاملہ کے پیش آنے کے باوجود کوئی پریشان نہیں ہوااور اتنابڑ اسانحہ پیدا ہوا کہ اس نے پروانہ کی۔ یہ کب پرواکرے گا؟ کیااس وقت کرے گاجب اس کی بیٹی ڈرائیور کی جھینٹ چڑھ جائے گی۔ میرے خیال میں ایسا حادثہ ضرور ہو کررہے گا۔

ایک شاعرنے کہا:

اِذَا كَانَ رَبُ الْبَيْتِ بِالنَّفِ هَارِبًا فَشَيْمَةُ اَهُلِ الْبَيْتِ كُلِّهِهُ الرَّقْصُ جب گھر كامالك گھر ميں دف بجائے گاتو دوسرے گھر والے سب كے سب رقص كى عادت بناليں گے۔

ڈرائیور کی اس حرکت پر سکوت اور جھکاؤ اپنے امور اس کے سپر دکر دینا اور ان علامات کے واضح ہونے کے باوجو دباپ کا بے شر می و بے حسی اور کمزوری کا مظاہرہ کرنا، کہاں نوبت پہنچائے گا؟ اس میں لازماً باپ کی لغزش شامل ہے اور اس کا نتیجہ یہ نکل سکتا تھا کہ ڈرائیور اسے کئی مقامات پر شکار کرتا، جہاں خاندان کے سامنے اس کا کمزور پہلور کھتا اور اس کی حیا مخدوش کر دیتا۔ اس نے خود کو قوت والا ثابت کیا اور باپ کو کمزور سمجھا، وہ اس بات کو مہلت دے رہاہے اور اس کے اختیارات چھین کر راہ پا رہاہے کہ اپنی ہوس پوری کرے اور اپنی خواہش سے سیر اب ہو۔

باپ ناتوال نظر آتا ہے کہ وہ اپنی بیٹی جو کہ غیرت میں قریب ترین ہوتی ہے، اسے بچانے میں ناکام ہے۔ آہ! یہ المناک حادثہ ہے۔ بلکہ جانکاہ اور تباہ کن المیہ ہے۔ اس باپ نے اگر چہ معاملے کا تدارک نہیں کیا انجام خواہ کچھ ہو، بہر صورت یہ

شیطانی معرکہ آرائی میں ناکام اور خالی ہاتھ ہی نطلے گا۔ ونیا تواس وجہ سے خسارہ میں ہوگی کہ اس کے بیٹے، اس کی بیوی اور اہل وعیال نے غلط کاری بدکاری کی گندگی سمیٹی ہے۔ آخرت اس لحاظ سے نقصان زدہ ہوگی کہ اپنے رب کی نافرہانی کی۔ یہ دونوں خسارے اس لیے ہوئے کہ ایک بے حیاڈرائیور باپ کواس کی ناقوانی پر شکار کر لیتا ہے۔ اے نوجوان بیٹی! ۔۔۔ آفتاب کی بلندی پر بنا ہوا عبادت خانہ توڑ دے۔ اس سے پہلے کہ تواس کے ملبہ کے نیچے دب جائے، اسے گرادے، کوئی طاقت نہیں رکھتا کہ تیرے ہاتھ پکڑ سکے۔ اگر تو ایسانہ کرے گی تو، پھر ہر ہاتھ تیرے منہ میں زہر یلا پتھر سے سے بہلے کہ تواس کے ملبہ کے فیجوڑ کہ وہ تیرے لیے مضبوط دست وبازو بن جائے، تیجے بیائی کی طرف دوڑ کہ وہ تیرے لیے مضبوط دست وبازو بن جائے، تیجے بیائی کی طرف دوڑ کہ وہ تیرے لیے مضبوط دست وبازو بن جائے، تیجے بیائی کی طرف دوڑ کہ وہ تیرے لیے مضبوط دست وبازو بن جائے، تیجے بیائی کی طرف دوڑ کہ وہ تیرے لیے مضبوط دست وبازو بن جائے، خیجے بیائی کی طرف دوڑ کہ وہ تیرے لیے مضبوط دست وبازو بن جائے، خیجے بیائی کا تو تو حق بیں، خاند انی انحطاط کو بچانے کی قدرت نہیں رکھتے۔ جب تیرا جمایت سے شل ہو چکے ہیں، خاند انی انحطاط کو بچانے کی قدرت نہیں رکھتے۔ جب تیرا جمائی کی خد کرے گاتو تو حق بجانب ہوگی۔

حق؛ توی ہو تاہے، خواہ باتیں ہوں تواکیلی ہی اپنی عزت نفس کی حفاظت کا بوجھ اٹھالے، اس شیطان مر دود سے جو ڈرائیور کے روپ میں نمودار ہوا تھا۔ حتی کہ یہ فریضہ اداکرتے ہوئے، اپنے دین اور آخرت کی نگہبانی کرتے ہوئے اگر اسکول کو جھوڑنے (اور جان) کی قربانی بھی دینی پڑے تو کوئی حرج نہیں۔ دنیا و آخرت کی کامر انی اور عزت زیادہ فیتی ہیں۔

الله تعالی ہمیں اپنے دین کی تعلیمات نبی کریم صلی الله علیہ وسلم کی سنت کے مطابق گزارنے کی توفیق عطا فرمائے۔ حاسدوں کے حسد سے بچائے ، اور ہمارا خاتمہ بالخیر فرمائے۔ آمین

بادشاہ کی مہلت

اہلیہ مفتی شبیراحمہ

ایک دن باد شاہ اپنے تین وزراء کو دربار میں بلایااور تینوں کو تھم دیا کہ تینوں ایک ایک تھیلا لے کر باغ میں داخل ہوں!اور وہاں سے باد شاہ کے لیے مختلف اچھے اچھے پھل جمع کریں۔

وزراء باد شاہ کے اس عجیب تھم پر حیران رہ گئے لیکن اور تینوں ایک ایک تھیلا پکڑ کرالگ الگ باغ میں داخل ہو گئے۔

پہلے وزیرنے کوشش کی کہ بادشاہ کے لیے اس کی پیند کے مزیدار اور تازہ کھل جمع کرے اور اس نے کافی محنت کے بعد بہترین اور تازہ کھلوں سے تھیلا بھر لیا دوسرے وزیرنے خیال کیا کہ بادشاہ ایک ایک کھل کاخود تو جائزہ نہیں لے گا کہ کیسا ہے اور نہ ہی تھلوں میں فرق دیکھے گا۔

اس لیے اس نے بغیر فرق دیکھے جلدی جلدی ہر قشم کے تازہ اور کچے اور گلے سڑے پھلوں سے اپناتھیلا بھر لیا۔

اور تیسرے وزیر نے سوچا کہ بادشاہ کی توجہ صرف تھلیے کے بھرنے پر ہوگی اس کے اندر کیاہے ؟ اسے بادشاہ نہیں دیکھے گایہی سوچ کر وزیر تھلیے میں گھاس بھوس اوریتے بھر لیے اور محنت سے پچ گیا اور وقت بچایا

دوسرے دن بادشاہ تینوں وزراء کواپنے تھیلوں سمیت دربار میں حاضر ہونے کا حکم دیا۔

جب تینوں دربار میں حاضر ہوئے توباد شاہ نے تھیلے کھول کر بھی نہ دیکھے اور حکم دیا کہ تینوں کو ان کے تھیلوں سمیت تین ماہ کے لیے دور دراز جیل میں قید کر دو

اب اس دور دراز جیل میں تینوں کے پاس کھانے پینے کے لیے پچھ نہیں تھاسوااس تھلے کہ جوانہوں نے جمع کیا تھا۔

اب پہلا وزیر جس نے اچھے اچھے کچل چن کر جمع کیے تھے وہ مزے سے اپنے انہیں ٹھلوں پر گزارا کر تارہا یہاں تک کے تین ماہ با آسانی گزرگئے۔

اور دوسراوزیر جس نے بغیر دیکھے تازہ خراب تمام پھل جمع کیے تھے اس
کے لیے پڑی مشکل پیش آئی کچھ دن تو تازہ پھل کھا لیے لیکن پھر کچے اور گلے سڑے
پھل کھانے پڑے جس سے وہ بہت زیادہ بھار ہو گیا اور اسے بہت تکلیف اٹھانی پڑی
اور تیسر اوزیر جس نے اپنے تھیلے میں صرف گھاس بھوس ہی جمع کیا تھاوہ بچھ دن بعد ہی
بھوک سے مرگیا کیونکہ اس کے یاس کھانے کو بچھ نہ تھا۔

اب آپ اپنے آپ سے پوچھیے

آپ کیا جمع کر رہے ہیں؟ آپ اس وقت اس باغ میں ہیں جہاں سے آپ چاہیں تو خراب اعمال مگریادرہے جب بادشاہ کا حکم صادر ہو گاتو آپ کو آپ کی جیل قبر میں دال دیاجائے گا۔

اس جیل میں آپ اکیلے ہوں گے جہاں آپ کے ساتھ صرف آپ کے اعمال کی تھیلی ہوگئ توجو آپ نے جع کیا ہو گاوہی آپ کو وہاں کام دے گاتو آج تھوڑی سی محنت کر کے اچھی اچھی چیزیں یعنی نیک اعمال جمع کرلیں اور وہاں آسانی اور آرام والی زندگی ۔ جس طرح دنیا کے بادشاہ کی مہلت سے صرف وہی فائدے میں رہا جس نے ایک عبد کو بھلوں سے بھر لیا۔ اسی طرح بادشاہوں کے بادشاہ کی مہلت سے بھی وہی فائدے میں رہے گاجو اپنی زندگی میں صیحے عقیدہ اور سنت کے مطابق عمل کرے گا۔ ورنہ بچھتا واہی رہے گا۔

قسط نمبر 29 نمازتهجد

نماز اہل السنت والجماعت نفل نماز س

متكلم اسلام مولانا محمد الياس تحصن

فضیلت: نماز تہجد نفل نمازوں میں سب سے زیادہ اہمیت وافضلیت کی حامل ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ

وسلم نے ارشاد فرمایا : أَفْضَلُ الصَّلَاقِ بَعْنَ الْفَرِيْضَةِ صَلَاقًا اللَّيْلِ.

(جامع الترنديج 1 ص99 باب ماجاء في فضل صلوة الليل)

فرض نمازوں کے بعد سب سے افضل نماز تہجد کی نماز ہے۔

فضیلت کی بابت حضرت علی المرتضیٰ رضی الله عنه سے مروی ہے:

قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ غُرُفاً تُرَى ظُهُورُهَا

مِنْ بُطُونِهَا وَبُطُونُهَا مِنْ ظُهُورِهَا فَقَامَر أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ لِمَنْ هِي يَارَسُولَ اللهِ ؟

فَقَالَ لِمَنْ أَطَابَ الْكَلَامَ وَأَطْعَمَ الطَّعَامَ وَأَذَامَ الصِّيَامَ وَصَلَّى بِاللَّيْلِ

(جامع الترمذي 25 ص19 باب ماجاء في قول المعروف) وَالنَّاسُ نِيَامٌ .

رسول الله صلى الله عليه وسلم نے فرمايا كه جنت ميں ايسے بالا خانے ہيں جن كا اندرونی حصہ باہر سے اور بیر ونی حصہ اندر سے نظر آتا ہے۔ توایک اعرابی کھڑا ہوااور عرض كرنے لگا۔ اے اللہ كے رسول! بيہ بالا خانے كن لوگوں كے لئے ہوں گے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کے لئے جو اچھا کلام کرے، (مسکینوں کو) کھانا کھلائے ہمیشہ روزے رکھے اور رات کو نمازیڑھے جب دوسرے لوگ سورہے ہوں۔

وقت تهجد:

نماز تہجد کاوفت آدھی رات کے بعد شروع ہوجا تاہے۔ سنت طریقہ یہ ہے

کہ عشاء پڑھ کر سوجائے ، پھر اٹھ کر نماز تہجد ادا کرے ، جبیبا کہ حضرت عائشہ رضی اللّٰد عنہا حضور صلی اللّٰہ علیہ وسلم کے بارے میں فرماتی ہیں۔

كَانَيْنَامُ ٱوَّلَهُ وَيَقُوْمُ اخِرَهُ فَيُصَلِّي ثُمَّ يَرْجِعُ إلى فِرَاشِهِ.

(صحیح ابنخاری ج 1 ص 154 باب من نام اول اللیل واحیی آخره)

کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم رات کے شر وع حصہ میں نیند فرماتے اور آخری حصہ میں بیدار ہوتے اور نماز ادافرماتے۔ پھر اپنے بستر پر واپس آ جاتے۔

تعدادر کعات تهجد:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت مبار کہ تہجد کی رکعات کے بارے میں مختلف تھی۔ چار، چھر، آٹھ، دس رکعات تک بھی منقول ہیں۔

آ: عَنْ عَبْرِاللّٰهِ بْنِ آبِى قَيْسٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِىَ اللهُ عَنْهَا بِكَمْ
 كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوتِرُ ؟ قَالَتْ بِأَرْبَحِ وَثَلَاثٍ وَسِتٍّ وَّثَلَاثٍ
 وَثَمَانِ وَّ ثَلَاثٍ وَلَمْ يَكُنْ يُوتِرُ بِأَ كُثَرُ مِنْ ثَلْتَ عَشْرَ قَوْلَا أَنْقَصَ مِنْ سَبْحٍ.

(سنن ابي داؤدج 1 ص 200 باب في صلوة الليل)

ترجمہ : حضرت عبد اللہ بن قیس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بوچھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کتنی رکعتوں کے ساتھ وتر پڑھتے ہے؟ تو آپ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا چار اور تین کے ساتھ ، چھ اور تین کے ساتھ ، تچہ اور تین کے ساتھ ، تیرہ سے زیادہ ہوتی ساتھ ، آپ کی وتر (مع تہجد) کی رکعتیں نہ تیرہ سے زیادہ ہوتی تھیں اور نہ سات ہے کہ ۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِى اللهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ يُصَبِّى مِنَ اللَّيْلِ تِسْعَ رَكْعَاتٍ فِيهِ قَ الْهِ تُرْ.

(تصحیح ابن خزیمة خ 1 ص 577 رقم الحدیث 1167)

ترجمه : حضرت عائشہ رضی اللہ عنہاہے روایت ہے، فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کونور کعت پڑھتے تھے، ان میں وتر بھی ہوتی تھی۔

3: حضرت جابر بن عبد الله رضی الله عنه سے مروی ہے:

اَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بَعْدَ الْعَتَمَةِ ثَلَاثَ عَشَرَ قَرَكُعَةً ·

(صحیحابن خزیمة ج1ص 576ر قم الحدیث 1165)

ترجمه : رسول الله صلی الله علیه وسلم عشاء کی نماز کے بعد تیرہ رکعت پڑھتے تھے۔ فائدہ : آپ صلی الله علیه وسلم مندرجه بالار کعات مختلف او قات میں پڑھتے تھے

____ ليكن اكثر معمول آڻھ ركعت تهجد كاتھا چنانچيہ حضرت عائشہ رضی الله عنها فرماتی ہيں:

مَاكَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَزِيْدُفِي رَمَضَانَ وَلَافِي غَيْرِهِ عَلى إحْدى عَشَرَةَ رَكْعَةً ـ

(صحیح ابخاری 15 ص154 باب قیام النبی صلی الله علیه وسلم باللیل فی رمضان وغیره)

مرجمه : حضور صلی الله علیه وسلم رمضان اور غیر رمضان میں گیاره رکعت سے

زیادہ نہیں پڑھتے تھے (آ ٹھور کعت تہجد اور تین رکعت وتر)

نمازاشراق:

(سنن الترمذي 1 ص 130 باب ماذكر ممايستحب من الجلوس في المسجد الخ)

ترجمه : حضرت انس رضى الله عنه سے روایت ہے که رسول الله صلى الله علیه وسلم نے فرمایا: "جس نے فجر کی نماز باجماعت پڑھی، پھر وہیں الله کاذکر کرنے بیٹے گیا یہاں تک که سورج نکل آیا۔ پھر اس نے دور کعتیں پڑھیں تواس کے لئے ایک مکمل گاور عمره کا تواب ہے آپ صلی الله علیه وسلم نے یہ مکمل کا لفظ تین بار ارشاد فرمایا " عَنْ حَسَنِ بُنِ عَلِی رضی الله عنه قَالَ قَالَ رَسُولُ الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى الْهُ جُرَثُمَّ قَعَلَ فِی عَلِی اللهُ عَلَیٰ کُرُ الله عَنْ وَجَلَّ حَتَّى تَطَلَعَ الشَّهُ مُن صَلَّى الْهُ جُرَثُمَ اللهُ عَلَى اللهُ اللهُ عَلَى اللهُ اللهُ اللهُ عَلَى اللهُ اللهُ عَلَى اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ عَلَى اللهُ عَلَى اللهُ اللهُ

(شعب الايمان للبيهق ح 3ص85 فصل امثى الى المساجد)

ترجمه : حضرت حسن بن علی رضی الله عنه فرماتے ہیں: "رسول الله صلی الله علیه وسلم نے فرمایا جس شخص نے فجر کی نماز پڑھی پھر اپنی جگه بیٹھ کر الله تعالی کا ذکر کرنے لگا یہاں تک که سورج نکل آیا۔ پھر اس نے دور کعتیں پڑھیں تواللہ تعالی آگ پر حرام کر دیں گے کہ اسے کھائے۔"

3: حضرت ابوامامه رضى الله عنه سے اسى مضمون كى روايت مروى ہے: ثُمَّة صَلَّى رَكْعَت يُن أَوْ أَرْبَعَ رَكْعَاتٍ.

(الترغيب والتربيب للمنذري ج 1ص178 الترغيب في جلوس المرء في مصلاه) ترجمه: پھروه دور کعتيں پڑھے ياچار رکعات۔

نماز ابل السنت والجماعت (پشتو)

متکلم اسلام مولانا محمد الیاس گھسن کی علمی اور تحقیقی کتاب نماز اہل السنت اب فارسی، انگلش کے بعد اب پشتو میں بھی دستیاب ہے.

دارالا يمان فرسٹ فلور زبيره سنٹر ار دوبازار لامور

صحابه اور صحابیات

مر کز اصلاح النساء 87 جنوبی سر گودھا میں میرے شوہر نامدار متکلم اسلام مولانا محمد الیاس گھسن حفظہ اللہ تعالیٰ ہر انگریزی ماہ کے پہلے اتوار سے 9 بجے خواتین کے حلقے میں بیان فرماتے ہیں۔افادہ عام کی غرض سے پیش خدمت ہے۔

اہلیہ مولانامحمرالیاس تھسن

منتظمه مر كزاصلاح النساء، سر گودها

اَلْحَهُلُ بِلَّهِ خَمَلُهُ وَنَسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغِينُهُ وَنَسْتَغُورُهُ ، وَنَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شُرُورِ النَّهُ فَلَا مُضَلَّ لَهُ ، وَمَنْ يُضَلِلُ فَلَا أَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّمَاتِ أَعُمَالِنَا . مَنْ يَهْرِهِ اللَّهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ ، وَمَنْ يُضَلِلُ فَلَا اللَّهُ وَمِنْ سَيِّمَا أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللَّهُ وَحَلَهُ لاَ شَرِيْكَ لَهُ وَنَشُهَلُ أَنَّ سَيِّمَنَا هُحَبَّلًا عَبْلُهُ وَرَسُولُهُ ، صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَعْبِهِ وَسَلَّمَ تَسُلِمًا كَثِيرًا امَّابَعُلُ عَبْلُهُ وَرَسُولُهُ ، صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَعْبِهِ وَسَلَّمَ تَسُلِمًا كَثِيرًا امَّابَعُلُ عَبْلُهُ وَكُولُهُ وَرَسُولُهُ ، صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَعْبِهِ وَسَلَّمَ تَسُلِمًا كَثِيرًا امَّابَعُلُ عَبْلُهُ وَكُولُهُ وَرَسُولُهُ ، صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَعْبِهِ وَسَلَّمَ تَسُلِمًا كَثِيرًا امَّابَعُلُ فَاعُونَ عَلَى اللَّهِ مِنَ الشَّيْطُولِ الرَّجِيْمِ بِسُمِ اللهِ الرَّحْنِ الرَّحِيْمِ وَالسَّابِقُونَ فَاعُودُ وَالسَّابِقُونَ اللَّهُ عَلَى اللَّهِ عِنَ الشَّيْطُولِ الرَّعْنِ اللَّهُ عَلَيْهِ وَمُعْلِمِ وَالسَّابِقُونَ اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَى اللَّهُ عَلَيْلُ فَلَا اللَّهُ اللَّهُ مَنْ إِلَى اللَّهُ عَلَيْلِ اللَّهُ عَلَيْهِ اللَّهُ وَلَوْنَ اللَّهُ وَالْعَالِمِينَ وَيَهَا أَبَلًا فَلِكَ اللَّهُ وَلَهُ وَالْعَلِيلُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ وَالْعَلِيلِينَ فِيهَا أَبَلَاهُ عَلِيلِهِ الللَّهُ وَلُهُ اللَّهُ اللَّهُ وَاللَّهُ وَالْعَالِمِ اللَّهُ وَالْعَلِيلِينَ وَالْعَلِيلِينَ وَالْعَلِيلِينَ وَالْعَلِيلِينَ فَا اللَّهُ اللَّهُ الْمُعْرِيلُ اللَّهُ الْمُعْلِيلِينَ وَلَا الْعَلِيلِينَ وَيَعْلَى اللْعُلِيلِهُ اللْعُلِيلُ الللّهُ اللْهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللْعَلِيلِينَ وَالْعَلِيلِيلُ اللْعَلِيلِيلِ اللْعَلِيلِيلِ اللْعَلِيلُ اللْعُلِيلُ الللللَّهُ اللللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ الللللَّهُ الْعُلْمُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ الللللَّهُ اللللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ الللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللْعُلْمُ اللَّهُ الللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ الللَّهُ اللللَّهُ اللللَّهُ اللللَّهُ الللللَّهُ اللللَّهُ اللللَّهُ اللللَّهُ اللللَّهُ اللَّهُ اللل

ٱللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيْمَ وَعَلَى اللَّهُمَّ بَارِكُ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى اللَّهُمَّ بَارِكُ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى اللَّهُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ مَمِيكُ مَجِيدٌ.
عَلَى إِبْرَاهِيْمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ مَمِيدٌ مَجِيدٌ.

میری نہایت واجب الاحترام ماؤو، بہنو اور بیٹیو! میں نے آپ کے سامنے پارہ 11 سورۃ التوبۃ کی آیت نمبر 100 تلاوت کی ہے۔ اس آیت میں اللّٰدرب العزت نے صحابہ کرام رضوان اللّٰہ علیہم اجمعین کے دو طبقوں کا ذکر فرمایا اور صحابہ کے بعد ان کے

اتباع كرنے والے انسانوں كاتذكرہ فرمايا ہے۔ وَالسَّابِقُونَ الْأَوَّلُونَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالسَّابِقُونَ الْأَوَّلُونَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالسَّابِقُونَ اللَّهُ اللهِ العرت فرماتے ہيں مہاجرين اور انصار ميں سے وہ لوگ جو سبقت لے جانے والے آگے بڑھنے والے۔

وَالَّذِينَ اتَّبَعُوهُمۡ بِإِحْسَانٍ رَضِىَ اللَّهُ عَنْهُمۡ وَرَضُوا عَنْهُ وَأَعَلَّ لَهُمۡ جَنَّاتٍ تَجۡرِى تَحۡتَهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَلَا ذَلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ۔

اور وہ لوگ جوان کے اتباع کرتے ہیں۔ بڑے اخلاص کے ساتھ۔ اللہ ان سے راضی ہے اور وہ اللہ سے راضی ہیں۔ اللہ نے ان کیلئے ایسے باغات تیار فرمائے ہیں کہ جن کے نیچے سے نہریں جاری ہوں گی اور یہ ہمیشہ اس کے اندر رہیں گے۔ یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔

کوه صفاسے عالمگیر دعوت کی صدا:

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب نبوت کا اعلان فرمایا۔ اللہ رب العزت کی توحید کا جلسہ فرمایا اور مشر کین مکہ اور قیامت تک آنے والے انسانوں کو ایمان واسلام اور دین حق کی دعوت دی ہے۔

اس وقت جن حضرات نے سب سے پہلے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز پر لبیک فرمایا اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کو قبول فرمایا۔ وہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تھے۔

صحابی کسے کہتے ہیں؟:

جس نے حالت ایمان میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت کو اختیار فرمایا، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں آیاہو، نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز پرلبیک کہاہو۔اسے"صحابی" کہتے ہیں۔

بہلا مسلمان کون ہے؟......مختلف آراء:

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اعلان نبوت فرمایا۔ سب سے پہلے اللہ کے نبی کی دعوت کو قبول کس نے کیاہے؟

- اس میں ایک رائے تویہ ہے کہ سب سے پہلے اسلام قبول کرنے والے کانام
 حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ہے۔
- بعض کہتے ہیں کہ جنہوں نے سب سے پہلے اسلام قبول کیا ہے ان کانام حضرت علی رضی اللہ عنہ ہے۔
- بعض کہتے ہیں کہ سب سے پہلے جنہوں نے اسلام قبول کیا ان کانام حضرت زید
 بن حارثه رضی اللّٰد عنہ ہے۔
 - 💠 بعض کہتے ہیں سب سے پہلے قبول کیاان کانام حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہاہے۔

امام ابو حنیفه کی رائے:

حضرت امام اعظم امام ابو حنیفه رحمه الله جن کی ہم تقلید کرتے ہیں۔ ان کی فقہ کو مانتے ہیں ان کی رائے میہ ہے کہ جب رسول الله صلی الله علیه وسلم نے اعلان نبوت کا فرمایا۔ کلمے کا اعلان کیا تو

- مر دول میں جو آزاد اور بڑے تھے۔ ان میں سب سے پہلے اسلام قبول کیا حضرت
 ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے۔
 - 💠 عور توں میں سب سے پہلے اسلام قبول کیا حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہانے۔
 - غلامول میں سب سے پہلے اسلام قبول کیا حضرت زید بن حارثہ رظائمۂ نے۔
 - بچوں میں سب سے پہلے اسلام قبول کیا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے۔
 توبہ بات ہمیں ذہن نشین کر لینی چاہیے کہ

مر دول میں سب سے پہلے ایمان لانے میں نمبر ہے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا۔

ے عور توں میں اسلام قبول کرنے میں اول نمبر ہے ام المؤمنین حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہاکا۔

اس بات پہ ہمارے بوری اسلامی تاریج گواہ ہے کہ جس قدر مردوں میں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے بے مثال وفا داری اور قربانی دی ہے اس کی مثال نہیں ملتی اور جس قدر عور توں میں حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہانے قربانی دی ہے اس کی مثال بھی نہیں ملتی۔

نبی کے سب سے زیادہ اعتمادیافتہ:

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کومر دول میں سب سے زیادہ اعتاد حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ پر تھا اور عور تول میں سب سے زیادہ اعتاد حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہ پر تھا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ان سے شادی کی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر تھی 25 سال اور حضرت خدیجۃ الکبریٰ کی عمر تھی 40 سال بیہ بیوہ تھیں۔ دوخاوندوں سے پہلے ان کا نکاح ہواایک سے ہوا۔ پھر وہاں سے فارغ ہوئیں کھر دوسرا، توبیوہ تھیں۔

اعلان نبوت سے پہلے تجارت:

اب حضور صلی الله علیه وسلم نے ام المؤمنین حضرت خدیجه رضی الله عنها سے نکاح کیا جب الله کے نبی نے نبوت کا اعلان فرمایا ہے۔ بیہ بات توجہ سے سمجھنا۔ حضرت رسول اکرم صلی الله علیه وسلم پہلے تجارت فرماتے کاروبار فرماتے تھے۔ اعلان نبوت کے بعد پھر حضور اکرم صلی الله علیه وسلم نے تجارت نہیں فرمائی، کاروبار نہیں

کیابلکہ حضرت خدیجہ نے کہاتھایار سول اللہ اب میر امال ہو گا اب آپ کو کار وبار کرنے کی ضرورت نہیں آپ صرف اللہ کے دین کا کام کریں۔

شعب ابي طالب مين ام المومنين كي رفاقت:

حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہانے جان بھی پیش کی ہے اور اللہ کے نبی پر اپنامال بھی پیش کیا ہے بلکہ جب قریش نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا بائکاٹ کیا اور مکہ میں شعب ابی طالب (شعب ابی طالب مکہ میں ایک گھاٹی ہے) میں تین سال کیلئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو قید کر دیا اور کہا کہ کوئی ان سے ملا قات نہیں کرے گا۔ کوئی ان کو کھانا نہیں دے گا۔ کوئی ان سے تعلق نہیں رکھے گاسوشل بائکاٹ کیا۔ اس میں پورے تین سال نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ امی خدیجہ رضی اللہ عنہانے بھی گرارے۔ اس دور میں یہ بات کہنی بہت آسان ہے کہ کوئی بندہ دین کیلئے جیل کاٹے اور عورت برداشت کرے۔

مال بھی فدا....جان بھی فدا:

وہاں امی خدیجہ رضی اللہ عنہا نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شعب ابی طالب میں جیل کاٹ رہی ہے۔ کتناسخت گرم علاقہ ہے مکہ مکر مہ کا یہ ہمارے وہ مائیں اور بہنیں جانتی ہیں۔ جو عمرے یا جی پرگئی ہیں۔ یا جن کے بیچے سعودی عرب میں رہتے ہیں کہ گرمی کتنی ہے۔ اتنی سخت گرمی میں چکھے بھی نہیں ہے۔ بیلی بھی نہیں ہے۔ کھانے کا انتظام بھی نہیں ہے۔ تین سال تک اپنے شوہر نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ دیا ہے۔ اپنامال بھی دیا ہے اپنی جان بھی دی ہے۔

نبي كوام المومنين كي تسلى:

جب رسول الله صلى الله عليه وسلم كوكوئى مشكل مسئله پيش آتا امى خديجه

رضی اللہ عنہار سول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کومشورہ بھی دیتیں۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی آتی حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم بہت گھبر اگئے جب گھر آئے تو فرمایا زملونی ذملونی اے خدیجہ میرے اوپر چادر دے دومیرے اوپر کمبل دے دو۔

جبرائيل امين کي آمد:

اب گرمی کے موسم میں حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو پسینہ جھوٹا اور سر دی لگ رہی ہے۔ اوپر چادر دی۔امی خدیجہ نے پوچھااے میرے سرتاج میرے آتا محمہ ہواکیاہے؟ اللہ کے نبی فرمانے لگے خدیجہ تجھے کیابتاؤں؟ ایسافر شتہ میرے اوپر آیااور یہ وحی آئی ہے۔ میں تو گھبر اگیاہوں۔

الله مدد فرمائے گا:

حضرت خدیجہ نے جواباً عرض کیا کہ اللہ کے نبی آپ خیال فرمائیں آپ غیاں فرمائیں آپ غریبوں کی مدد فرماتے ہیں، رشتہ داروں کاخیال فرماتے ہیں، مہمان نوازی کرتے ہیں، مساکین کے ساتھ محبت کرتے ہیں۔ اور جو ہندہ غریبوں کا خیال رکھے۔ رشتہ داروں کا خیال رکھے۔ اللہ ایسے بندے کو بھی مجروم نہیں کر تا۔ اللہ پاک آپ کی مد د ضرور فراک کے۔ تو حضرت خدیجہ نے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو مشورہ دیا۔ معلوم ہوا کہ بھی آدمی مشکل میں ہو توا چھی اور وفادار ہیوی اس کو مشکل سے زکال لیتی ہے۔

صلح حدیبیہ کے وقت:

اس پربات چلی ہے تو میں ایک واقعہ پیش کر تاہوں۔ جب اللہ کے نبی صلی
اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ سے مکہ مکر مہ گئے ہیں عمرے کیلئے یہ آپ اکثر ماؤوں بہنوں
نے واقعہ سناہو گایا پڑھاہو گا۔ حدیبیہ کے موقعے پر مشر کین مکہ نے اللہ کے نبی کوروک
لیا اور کہا کہ ہم آپ کو جانے نہیں دیں گے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہاں پہرک

گئے۔ مشر کین مکہ کے ساتھ مذاکرات ہوئے شرطیں طے ہوئیں۔ اس میں یہ بات طے ہو گئیں کہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس سال مدینہ واپس چلے جائیں اور آئندہ سال آگر مکہ مکر مہ میں عمرہ کریں۔ اور جب آئندہ سال بھی آئیں تواپنے ہتھیار ساتھ نہ لائیں۔ خیر میں لمباواقعہ پیش نہیں کررہا۔

نبوت کی پریشانی بشری تقاضا:

صرف ایک بات سمجھانا چاہتاہوں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام باندھاتھا۔ صحابہ نے بھی احرام باندھاتھا۔ توجب اللہ کے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرمایا کہ واپس جائیں آئندہ سال آئیں گے۔ وہ صحابہ بھی تو قریثی تھے۔ انصاری تھے مدینہ والے اور مکہ والے تھے۔ ان کی غیرت اس بات کو بر داشت نہیں کرتی تھی کہ ہم اتنالمباسفر کرکے آئیں اور اب کیوں واپس جائیں ؟ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے یہ بڑا مشکل مرحلہ تھا میں ان صحابہ کو اس بات پر قائل کیسے کروں ؟ تو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم اپنے فیمے میں تشریف فرماتھے اور کچھ تھوڑے سے پریشان اور غمز دہ تھے۔ مام المو منین کی جمد ردی:

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہانے پوچھا۔ یار سول اللہ آپ کو پریشانی کیا آپ
کے چہرے پرغم کے آثار ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ ام سلمہ مجھے پریشانی اس بات پر ہے
کہ صحابہ جذباتی ہیں، نوجوان ہیں، قریشی ہیں، عرب ہیں۔ میں کہہ دوں گا کہ احرام
کھول کے واپس چلو تو کیسے میری بات مانیں گے۔ نہیں مانیں گے تو مسلمان نہیں رہیں
گے۔میری بات کیسے مانیں گے ؟

ام المومنين كامفيد مشوره:

ام سلمه رضی الله عنهانبی پاک صلی الله علیه وسلم کی بیوی اس وفت ساتھ

تھیں۔ اب دیکھیں انہوں نے کتنا اچھامشورہ دیاہے۔ انہوں نے کہا اللہ کے نبی آپ ان کو کچھ نہ کہیں۔ آپ خیمے سے باہر نکلیں اور اپنے بال کٹوادیں۔ آپ کی اداؤں پر جان دیتے ہیں۔ آپ بال کٹوائیں گے تو توخودہی آپ کو دیکھ کر بال کٹوائا شروع کر دیں گے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم خیمے سے باہر آئے اور ایک صحابی کو بلاکر کہا میرے بال کاٹو، قصر کرو۔ اللہ کے نبی کو دیکھا تو صحابہ خود بخو داپنے بال کٹوانے لگ گئے۔ اب دیکھواللہ کے نبی کی جو ٹینشن تھی یہ دور کس نے کی ہے؟ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی ام سلمہ رضی اللہ عنہانے کی ہے۔

نبوت کی جانثار ہیویاں.....اور امی خدیجہ:

تو نبی پاک صلی الله علیه وسلم کوجواہم واقعات تھے خوا تین مشورہ دیا کر تیں۔
ان میں سب سے بڑا جو مقام تھاوہ ام المؤمنین حضرت خدیجۃ الکبری کی رضی الله عنہا کا تھا۔ انہوں نے مشکل وقت میں نبی صلی الله علیه وسلم کا بہت ساتھ دیاہے۔ بعد میں تو حضور پاک صلی الله علیه وسلم نے ہجرت فرمائی ہے فقوعات ہو گئی ہیں، پیسے بھی آگئے طاقت بھی آگئ محومت بن گئی ہے۔ لیکن مشکل وقت کا ساتھ حضور صلی الله علیه وسلم کا حضرت خدیجہ رضی الله عنہانے دیاہے اور نبی پاک صلی الله علیه وسلم حضرت خدیجہ کو اتنایاد فرماتے تھے۔ میں صرف دوواقعہ پیش کر تاہوں۔

غزوه بدر اور فدیه کامسکله:

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی جب جنگ بدر ہوئی اس غزوہ بدر میں حضرت رسول کے داماد حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے خاوند ابوالعاص ابھی کا فر تھے۔ تو مشر کین مکہ کے ساتھ مکہ مل کر جنگ کرنے کیلئے وہ بھی بدر میں آگئے۔ اب دیکھو ادھر اللہ کے نبی خسر ہیں ادھر داماد ابوالعاص ہیں اور مقابلے میں ہے۔ ابوالعاص ادھر اللہ کے نبی خسر ہیں ادھر داماد ابوالعاص ہیں اور مقابلے میں ہے۔ ابوالعاص

گر فبار ہو گئے اور گر فبار ہو کے مدینہ منورہ آ گئے۔ جتنے لوگ میدان جنگ میں گر فبار ہوئے تھے۔ مشورہ ہوا کہ ان کے ساتھ کیا کرناچاہیے؟

بالآخر فیصلہ ہوا کہ ان سے فدیہ لے کر ان کو چھوڑ دیناچاہیں۔ تو فدیہ کیالیں انہوں نے کہا کہ ان میں جو پڑھے لکھے لوگ ہیں ہمارے بچوں کو پڑھائیں۔ یہی ان کا فدیہ ہو گا۔ معلوم ہو تا ہے کہ پڑھنا شریعت کا حکم ہے اس پر مجبور نہیں کرتی کہ مت پڑھا کرو۔ پڑھنا لکھنا حکم ہے شریعت کا۔ کہاان کو پڑھنا لکھنا سکھائیں اور آزاد ہو جائیں اور جو پڑھنالکھنا نہیں جاتے وہ اتنے پیسے دیں 20 در ہم ہر بندہ دے اور آزاد ہو جائیں۔ فدیہ طے ہو ااب ابوالعاص نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے داماد بھی تھے ان کے یاس بیسے بھی موجود نہیں تھے۔

ابوالعاص كافديهايك قيمتي ہار:

انہوں نے مکہ مکرمہ اپنی بیوی حضرت زینب کو پیغام بھیجا (بات سمجھ میں آ رہی ہے نا؟) حضرت زینب کون ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی ہیں۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے داماد ابوالعاص نے حضرت زینب کو پیغام بھیجا کہ زینب کو جاکر کہو جو تمہارے پاس پیسے ہیں مجھے دے دو اس لیے کہ میں نے اب آزاد ہوناہے فدیہ دیناہے۔ حضرت زینب رضی اللہ عنہانے ہار بھیجاجو حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہانے اپنی بیٹی کوشادی کے وقت دیا تھاوہ ہارلے کر آئیں۔

مجھے میری خدیجہ یادآ گئی:

مدینہ منورہ میں ابوالعاص نے کہاجی میہ ہار آیاہے یہ فدیہ میں لے او۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس ہار کو لیاتو اللہ کے نبی کی آئکھوں سے آنسو جاری ہوگئے۔ صحابہ نے بوچھاکیا ہوا؟ فرمایا کہ مجھے میری خدیجہ یادآ گئی۔ اتنی اللہ کے نبی کے

ساتھ انہوں نے پیار، شفقت اور خدمت کی تھی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان کو بھولتے نہیں تھے۔ انہوں نے کہا مجھے میری خدیجہ یاد آرہی ہے۔ صحابہ اگر تم خوشی سے اجازت دے دوتو میں ہارواپس کر دوں اپنی بیٹی کو۔ انہوں نے کہا یار سول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں آپ کی خوشی سے بڑھ کر کیاخوشی ہوسکتی ہے۔ فرمایا میں تمہارے مشورہ کے بغیر تو واپس نہیں کرتا لیکن اس ہار کو میں کیسے رکھوں گافدیہ میں جو میری بیوی کا تھااور میری بٹی زینب کو دیا تھا۔

نبوت کاامی خدیجہ کی سہیلیوں سے برتاؤ:

اور دوسر اواقعہ ذہن میں رکھیں۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہاکا مکہ مکر مہ
میں نبوت کے دسویں سال انتقال ہو گیا۔ حضور بڑے غمز دہ تھے کہ جب کوئی مشکل
پیش آتی میری خدیجہ میر اساتھ دیتی۔ اب وہ نہیں ہے تو میر اساتھ کون سی عورت
دے گی؟ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا فوت ہو گئیں۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ
منورہ میں آگئے۔ حدیث مبارک میں ہے اللہ کے نبی حضرت خدیجہ کا تذکرہ بھی کرتے
اور حضرت خدیجہ کی جو سہیلیاں تھی اور ان کو گوشت بھیجاکرتے تھے۔

خدیجه توخدیجه تقی:

اچھامیں جو بات سنانے لگاہوں اب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں آئے تو کئی اور بیویوں سے نکاح کیا۔ ان میں امی عائشہ رضی اللہ عنہا بھی تھی۔ امی عائشہ رضی اللہ عنہا کی عمر بہت تھوڑی ہے ذبین بہت زیادہ ہیں۔ خوبصورت بھی ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب امی خدیجہ کا تذکرہ کرتے۔ خدیجہ میری ایسی تھی ایسی تھی ایسی تھی ایسی تھی ایسی مرتبہ امی عائشہ نے یو چھا کہ یار سول اللہ میرے اندر کون سی کمی ہے؟ کون سے ایسی چیز ہے جو خدیجہ کے اندر تھی اور میرے اندر وہ موجود نہیں۔ اللہ کے نبی کا

جواب سنیں۔ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایاعائشہ! خدیجة کانت ما کانت فدیجہ خدیجہ تھی میں تجھے کیابتاؤں کہ خدیجہ کی کون سی کون سی خوبیاں ہیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اتنا تذکرہ فرماتے۔ اس لئے کہ انہوں نے اللہ کے نبی کا ساتھ دیا تھا۔ گلشن دین کی آبیاری میں صحابیات کا کر دار:

رسول الله صلی الله علیه وسلم جب ایمان پیش فرمایاتو نبی کا ساتھ صحابہ نے بھی دیاہے اور نبی کا ساتھ صحابہ نے بھی دیاہے۔ اتنی بڑی قربانی دی ہے کہ آپ سوچ بھی نہیں سکتے۔ رسول الله صلی الله علیه وسلم مدینه منورہ میں تشریف لائے تو نبی کریم صلی الله علیه وسلم کو بہت سے لوگوں نے ہدیہ پیش کیے۔ حضرت ام سلیم رضی الله عنبهار سول الله صلی الله علیه وسلم کی صحابیہ ہیں۔ وہ الله کے نبی کے پاس آئیں اور انہوں نے کہایار سول الله میر ادل کرتاہے کہ کچھ ہدیہ میں بھی دوں لیکن میں غریب عورت ہوں۔ بدیہ دے نہیں سکتی تواللہ کے نبی صلی الله علیه وسلم نے فرمایا بھر؟ عورت ہوں۔ بدیہ دے نہیں سکتی تواللہ کے نبی صلی الله علیه وسلم نے فرمایا بھر؟ غادم رسول الله صلی الله علیه وسلم:

توام سلیم رضی اللہ عنہانے کہامیر ابیٹاانس ہے یہ چھوٹا بچہ ہے۔اس کواپنے گھر میں رکھ لیں اور میری طرف سے ہدیہ ہے یہ میر ابیٹا آپ کی خدمت کیا کرے گا۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے دس سال تک اللہ کے نبی کی خدمت کی ہے۔ کتنے سال تک؟ (دس سال تک) ان کی مال نے پیشکش کی تھی کہ حضور میرے بیٹے سے خدمت لیں۔

برول کی خدمت اور آج کامعاشرہ:

میں بڑے تعجب سے کہتاہوں ہمارے ہاں عجیب رواج ہے وہاں صحابیات اپنے بیٹے پیش کرتی ہیں اور یہاں کسی کے بیٹے سے خدمت لے بھی لونا۔ تو پتاہے کیا کہتے ہیں؟"آسی پڑھن واسطے گھلیاسی کہ اس کم کرن واسطے کلیا؟ اے لیو جی کم کرناسی
تے گھر نئی کرسگدا اشخے جاکے کڑیاں نے پانڈے ای تو نڑے سی تے فیر پڑھن دی
ضرورت کی سی؟"اب دیکھواللہ کے نبی کے زمانے کی عور توں کا مزاج کیا ہے کہ اپنا ہیٹا
پیش کیا اور انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دس سال
خدمت کی ہے۔

خدمت رسول كاصله:

آگے حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے دس سال خدمت کی ہے۔ اور اللہ کے نبی نے دس سالہ خدمت کے بدلے میں حضرت انس کو تین دعائیں دی ہیں۔ کتنی دعائیں دی ہیں؟ تین بات سمجھیں کتنی دعائیں دی ہیں؟ تین بات سمجھیں کتنی دعائیں دی ہیں؟ تین اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دعائیں دی ہیں۔ وہ تین دعائیں کون سی تھی؟ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ هد أكثر ماله وول دو الدخله الجنة۔ مندعبد بن حیدر قم الحدیث: 1255

اے اللہ! ایک تو انس کو مال بہت دینا، انس کو اولا دبہت دینا اور اے اللہ انس کو جنت میں داخل کر دینا۔

دعائيں كرانااور دعائيں لينا:

بات ذرا سمجھنا حضرت انس نے یہ نہیں کہااللہ کے نبی مجھے دعائیں دیں۔ یہ نہیں کہامیر لئے دعائیں کریں۔ بلکہ خدمت اتنی کی ہے کہ حضور نے خود دعادی ہے اس لیے میں ایک لفظ کہتا ہوں ایک ہوتا ہے دعا کروانا اور ایک ہوتا ہے دعالیا۔ ہم دعائیں لیتے نہیں بلکہ دعا کرواتے ہیں۔ دعا کرانا اور چیز ہے اور دعالیا اور چیز ہے۔

بہوبیٹی؛ساس ماں سے دعائیں لے:

اب دیکھو!گھر میں ایک بیٹی ہے وہ اپنی ساس کی خدمت کرتی ہے۔ چائے پکا

کر دیت ہے کھاناتیار کر دیتی ہے، کیڑے دھوتی ہے۔ اس کو کہنے کی ضرورت نہیں ہے
کہ امی جی میرے لئے دعا کرنا۔ کیوں؟ جب خدمت کرے گی توساس ماں خود بخود دعا
کرے گی نا۔ توہم دعائیں کراتے ہیں دعائیں لیتے نہیں ہیں۔ دعا کرانا اور ہوتا ہے اور
دعالینا اور ہوتا ہے۔ صحابہ اللہ کے نبی سے دعائیں کراتے کم تھے دعائیں لیتے زیادہ
شعے۔ ہمیں دعائیں کرانے کاشوق اور دعائیں لینے کاشوق نہیں ہوتا۔

دعائيں لينے كاطريقهخدمت:

بروں کی خدمت کریں بڑے خود بخو د دعائیں دیتے ہیں۔

- 🔾 مال کی خدمت کریں۔
- 🔘 باپ کی خدمت کریں۔
- 🔘 ساس کی خدمت کریں۔
- 🔘 سسر کی خدمت کریں۔
- 🔵 اپنے بھائیوں کی خدمت کریں وہ خو د بخو د دعائیں دینے لگیں گے۔

دعائے نبوت کے ثمرات:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنی دعائیں دی ہیں؟ تین دعائیں دی ہیں۔

پہلی دعا:

یہ دی ہے: اللهم أكثر ماله اے اللہ ان كے مال كو زیادہ كردے۔ روایات میں آتا ہے كہ باقى لوگوں كے باغ میں سال میں ایک مرتبہ پھل آتا حضرت انس كے باغ میں سال میں دومرتبہ پھل آتا۔ تولوگ پوچھے كياوجہ ہے؟ توكہتے اللہ كے نبی نے مجھے دعادی ہے۔

دوسری دعا:

حضرت انس کی جب عمر زیادہ ہو گئ تو کسی نے پوچھا کہ آپ کے بیٹے بیٹیاں
کتنے ہیں۔ تو حضرت انس فرمانے لگے کہ ساٹھ، ستر تو میرے سامنے ہیں باقی مجھے پتا
نہیں میری اولاد کتنی ہے۔ پوچھا جی کیوں؟ فرمانے لگے کہ میرے اللہ کے نبی نے مجھے
دعادی ہے۔ یہ میری نبی کی دعاہے۔ مجھے پتاہی نہیں کہ میری اولاد کتنی ہے۔ حضرت
انس فرماتے تھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دعاما نگی اللہ سے کہ مال زیادہ دے میرے
باغ میں سال میں دومر تبہ پھل آتا ہے۔ حضور نے دعاما نگی اللہ اولاد دے مجھے اپنے
سارے بچوں کے نام بھی یاد نہیں ہے۔

تىسرى دعا:

اے اللہ!انس کو جنت میں داخل کر دے۔ مجھے امیدہے کہ اللہ نبی کی دعا قبول کر کے مجھے جنت میں بھی ضرور داخل کریں گے۔

جان مال کے بعد اولاد بھی قربان:

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک صحابیہ عورت آئی اور انہوں نے کہا یار سول اللہ یہ میر اچھوٹا سابیٹا ہے، جو دودھ پتاہے اس کو قبول فرمائیں۔ یہ واقعہ دھیان سے سننا اور سمجھنا۔ اے اللہ کے نبی یہ میر ادودھ پتیا بچہ ہے اس کو قبول فرمالیں۔ اللہ کے نبی فرمانے گئے کہ دیکھوٹی بی ہم نے جہاد میں جانا ہے ہمیں مال، اسلحہ چاہیے۔ ہمیں نوجوان لڑکے لڑنے والے چاہیں ہمیں سپاہی چاہییں جو تیر تلوار چلاتے ہوں۔

مير بيشے كو ڈھال بنالينا:

آپ صلی الله علیه وسلم نے اس صحابیہ سے فرمایا کہ میں بیہ چھوٹا بچہ کیا کروں گا؟ اب اس عورت کا جذبہ دیکھنا ہے وہی عورت سبھتی ہے جس کا دودھ بیتا بچہ گود میں ہواور اسے قربان کرنا پڑے۔ اس نے کہا یار سول اللہ میں سمجھتی ہوں کہ میر احجووٹا بیٹا ہے لڑنے کے قابل نہیں۔ آپ اور آپ کے ساتھی صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین جب میدان جنگ میں جائیں اور آگے کا فرتلوار مارے اور اس سے بیخے کیلئے آپ اور آپ کے جائاروں کے پاس ڈھال نہ ہومیر ابیٹا آگے کر دینا یہ کٹ جائے گا تمہارے صحابی کی جان نے جائے گا اللہ کے نبی میں اپنا بیٹا پیش کرتی ہوں۔

مرزائیوں قادیانیوں سے تعلقات حرام ہیں:

ایک اور واقعہ سنیں! نبی اکرم صلی الله علیہ وسلم کے دور میں ایک صحابی تھے جن کا نام حضرت حبیب رضی الله عنه تھا۔ مسلمہ کذاب نے نبوت کا جموٹا دعویٰ کیا (جیسے مرزا غلام احمد قادیانی جموٹا نبی تھا، جس کو ماننے والے "مرزائی"اور" قادیانی" کہلاتے ہیں۔ کا فر ہیں اور بے ایمان ہیں ان سے نکاح بھی جائز نہیں ہے۔ تعلق بھی ناجائز ہے کسی قشم کا تعلق ان سے جائز نہیں۔)

میں کٹول کچھ اس اداسے:

- ◎ مسلمه كذاب نے يوچھا : مجھے نبی مانتے ہو؟
 - انہوں نے فرمایا: میں نہیں مانتا۔
- مسلمه كذاب نے ان كاداياں ہاتھ كاٹ ديا۔
 - پر یو چھا: مجھے نبی مانتے ہو؟
 - انہوں نے فرمایا: میں نہیں مانتا۔
 - ◎ اس نے ان کابایاں ہاتھ بھی کاٹ دیا۔
 - پر یو چھا: مجھے نبی مانتے ہو؟
 - انہوں نے فرمایا: میں نہیں مانتا۔

- © ان کے یاؤں کاٹ دیے۔
- ⊚ پھر يوچھا: مجھے نبی مانتے ہو؟
- انہوں نے فرمایا: میں تجھے نبی نہیں مانتا۔
 - ⊚ اس نے ان کی زبان کاٹ دی۔
- مسلمه كذاب نے پھر يو چھا: مجھے نبي مانتے ہو؟
- انہوں نے سرسے اشارہ کیا (جیسے نفی میں ہلایاجا تاہے) میں نہیں مانتا۔
 - اس بے ایمان نے ان کا سر کاٹ دیا۔

اسی دن کے لیے بیٹے کو دودھ بلا کر جوان کیا تھا:

جب صحابہ واپس مدینہ منورہ میں آئے آخر اب ماں سوچتی ہے کہ ماں کے دل پہ کیا گزرتی ہے۔ حضرت حبیب رضی اللہ عنہ کے پہلے ہاتھ کئے، پھر پاؤں کئے، پھر زبان کئی، پھر گردن کئی، مدینہ میں ان کی ماں انتظار میں تھی اور صحابہ سے پوچھا تم واپس آگئے ہو بتاؤ میرے حبیب کا کیا بناہے؟ انہوں نے کہاامی جان۔ تمہارے بیٹے کو تو ہاتھ کائے، پاؤں کائے، زبان کائی، پھر سرکاٹا، وہ تو اللہ کے نبی کیلئے شہید ہو گیا ہے۔ اب دیکھیں ماں کاجواب سننا۔ ان کی ماں کہنے گی۔ لھنا الیوھر ادضعتہ میں ہے۔ اب دیکھیں ماں کاجواب سننا۔ ان کی ماں کہنے گی۔ لھنا الیوھر ادضعتہ میں میر ابیٹانی کیے لئے کئے گئے کو دودھ پلاکر جوان کیا تھا۔ مجھے بہت خوش ہے کہ میر ابیٹانی کیے لئے کئے گئے۔

خواتین اسلام کا تابنده کردار:

میں یہ بات اس لیے کہہ رہاہوں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نبوت کا اعلان فرمایا تو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کاساتھ مر دوں نے بھی دیا اور عور توں نے بھی دیا ہے۔ دین کی خدمت مر دبھی کرتے ہیں دین کی خدمت عور تیں بھی کرتی ہیں۔ مال دین کے نام پر مر د بھی دیتے ہیں عور تیں بھی دیتی ہیں۔ جب رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم اعلان فرماتے عور تیں اپنے زیور اتار اتار کے اللہ کے نبی کے سامنے پیش
کر دیتی کہ بلال رضی اللہ عنہ چادر بچھا کے وہاں پہ بیٹے ہوتے تھے اور عور تیں وہاں پہ
زیور دے رہی ہوتی تھیں۔اللہ کے نبی پھر ان کیلئے دعائیں بھی فرماتے اور اللہ سے بہت
زیادہ مانگتے کہ اللہ ان کو جنت عطافر ما، انہوں نے میر اساتھ دیاہے۔

ام حبيبه كي هجرت حبشه:

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک بیوی جن کانام ام حبیبہ حضرت رملہ رضی اللہ عنہا ان کے والد کانام حضرت ابوسفیان ہے اور ان کے بھائی کانام حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ ہے۔ انہوں نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا کلمہ پڑھاہے مسلمان ہو گئیں ایک آدمی سے ان کا نکاح ہو گیا۔ مکہ مکرمہ میں جب کا فروں نے تنگ کیا تو ام حبیبہ ہجرت کر کے حبشہ چلی گئیں۔

ام حبیبہ ہادی دوعالم کے عقد میں:

اپنے خاوند کے ساتھ وہاں گئی تو ان کا خاوند مر تد اور عیسائی ہو گیا۔ اب بیہ پچاری بہت پریشان ہو تیں کہ میر اکیا ہے گا؟ مدینہ منورہ میں جب اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پتا چلا تو اللہ کے نبی نے تسلی کیا دی اللہ کے نبی نے فرمایا نجاشی حبشی بادشاہ کو کہ اب اس کا خاوند الگ ہو گیا عیسائی ہونے کی وجہ سے تو اس کو میر کی طرف سے پیغام نکاح دے دو۔ اس کی قربانی بڑی ہے ، سر دارکی بیٹی ہے اس نے ہجرت کی ہے تو میں نبی اس کو اینے نکاح میں لیتا ہوں۔

بڑے نصیب کی بات ہے:

تواب ظاہر ہے کہ حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہ کے لیے اس سے بڑا اعزاز

اور کیا ہو سکتا تھا کہ اللہ کانبی صلی اللہ علیہ وسلم ان کو اپنی بیوی بنالیں۔ تورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس صلی اللہ علیہ وسلم سے نکاح ہواور نجاشی جو حبشے کا باد شاہ تھااس نے خود نکاح پڑھایااور اپنی طرف سے ان کو بہت بڑاحق مہر دیااوروہاں سے ان کو مدینہ منورہ بھیجا۔

خال المسلمين امير معاويه:

یہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا وہ ہیں کہ جن کے بھائی کانام ہے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ دہ ہیں کہ جن کا اللہ کے نبی کے معاویہ رضی اللہ عنہ وہ ہیں کہ جن کا اللہ کے نبی کے ساتھ کئی رشتے ہیں ایک رشتہ یہ ہے کہ ان کے بہن اللہ کے نبی کے گھر میں ہے۔ تو یہ اللہ کے نبی کے برادر نسبتی ہیں حضور کے سالے لگے جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سالے ہیں تو پوری امت کے مامول لگتے ہیں۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ مارے مامول ہیں چونکہ حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہاکے بھائی ہیں۔ (جے عربی زبان میں "خال المسلمین" کہا جاتا ہے۔)

ہم زلف نبی امیر معاویہ:

دوسر ارشتہ کیاہے؟ اللہ کے نبی کی ایک بیوی کانام ہے ام سلمہ رضی اللہ عنہا ام سلمہ کی بہن ہے کریمۃ الصغریٰ یہ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی بیوی ہیں۔ تو امیر معاویہ رضی اللہ عنہ اللہ کے نبی کے "ہم زلف" بھی ہیں جنہیں ہم سانڈو کہتے ہیں اور نبی بھی ہے جے سالا کہتے ہیں۔

كاتبِ وحى، فقيه اور راز دانِ نبوت:

توان کے دور شتے ہیں اللہ کے نبی کے ساتھ اس لیے امیر معاویہ رضی اللہ عنہ اللہ کے نبی کے ساتھ اس لیے امیر معاویہ رضی اللہ عنہ اللہ کے نبی کے صحابی بھی ہیں اور جو قر آن آپ پر اترااس کو لکھاتو ''کا تب وحی 'ہیں۔ اللہ کے نبی کے رازِ دان بھی ہیں۔ نہایت حلم والے بر دبار بھی ہیں اور فقہ

والے بھی ہیں اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ، حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ، حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ ان چاروں کے بعد حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ خلیفہ بنے ہیں اور چونسٹھ لاکھ پینسٹھ ہزار مربع میل پر خلافت کی ہے۔ کتنی؟(6465000 مربع میل پر) آدھی دنیا کے حکر ان حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ تھے۔

امیر معاویہ جنتی ہے:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری قوم کا وہ طبقہ جو بحری جہاد میں حصہ لے گا اللہ اس کو جنت میں جگہ دے گا۔ اور اس امت میں سب سے پہلے بحری جہاد حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے کیاہ۔ بحری بیڑے بناکر انہوں نے دریاؤں کے اوپر سفر کیاہے اور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی خاطر جہاد کیاہے۔ اللہ تعالیہ وسلم کی خاطر جہاد کیاہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ اور صحابیات کی قدر کرنی کی توفیق عطافرمائے۔ اللہ ہمیں ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطافرمائے۔ آمین

کونڈوں کی لعنت سے بحییں:

بس ایک مسئلہ آخر میں سمجھ لیں۔ یہ 22 رجب کو حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی وفات کادن ہے۔ آپ کے علم میں ہے کہ 22رجب کو ہمارے ہاں لوگ کونڈے پہانے ہیں۔ سنا ہے نا؟ کونڈے یہ کونڈے پتاہے کس وجہ سے ہے؟ عام طور پہ لوگ جھوٹ بولتے ہیں کہ ہم کونڈے امام جعفر صادق کی پیدائش کی خوش میں پکاتے ہیں یہ ہم کونڈے امام جعفر صادق پیداہوئے ہیں رمضان میں اور فوت ہیں یہ بالکل جھوٹ ہے۔ حضرت امام جعفر صادق پیداہوئے ہیں رمضان میں اور فوت ہوئے ہیں شوال میں۔ حضرت امام جعفر صادق کانہ یہ یوم وفات ہے اور نہ یوم پیدائش ہوئے ہیں بات یہ تھی کہ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے روافض بغض رکھتے ہیں ہے۔ اصل میں بات یہ تھی کہ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے روافض بغض رکھتے ہیں

اور ان سے نفرت کرتے ہیں۔ 22 رجب کو امیر معاویہ فوت ہوئے اور رافضیوں نے حجیب حجیب حجیب کے کونڈے بنائے، رات کوخوشی منائی۔خوشی وہ مناتے تھے اور کونڈے رکاکے لوگوں کو کھلاتے تھے۔

کونڈے کھانا حرام ہے:

ہمارے سی سادے لوگ ہیں انہوں نے بھی دیکھادیکھی شروع کر دیا۔ اور جب ان سے پوچھاجائے کہ یہ کونڈے کیوں ہیں؟ کہتے جی امیر جعفر صادق کے ہیں۔ بھائی امام جعفر صادق کی نہ پیدائش ہے نہ وفات ہے۔ 22 رجب کواس لیے میری ماؤوں بہنوں سے گزارش ہے کہ 22رجب کے کونڈے خداکیلئے نہ پکائیں اگر کوئی آپ کے گھر بھیجے اس کو کتے کے آگے بھینک دیں۔ لیکن خود کبھی نہ کھانا اس کو باہر بھینک دیں۔ لیکن خود کبھی نہ کھانا اس کو باہر بھینک دیں۔ لیکن خود مجھی نہ کھانا اس کو باہر بھینک دیں۔ لیکن خود مجھی نہ کھانا اس کو باہر بھینک کی خوشی میں یکا یاجا تا ہے۔

کونڈے کھانا بھی حرام کھلانا بھی حرام:

آپ ایمان سے دیکھواگر میرے اور آپ کے باپ کے مرنے پر کوئی خوشی
کرے ہمیں اچھا نہیں لگتا۔ اور جو اللہ کے نبی کے صحابی حضور کے ہم زلف، حضور کے
سالے، کی وفات پہ خوشی کرے ہمیں کیسے اچھالگ سکتا ہے۔ اس لیے مسکلہ خود بھی
سمجھیں اور آگے عور توں کو سمجھائیں کہ 22ر جب کے کونڈے یہ گناہ ہے۔ پکانا بھی
جائز نہیں ہے حرام ہے، کھلانا بھی جائز نہیں ہے حرام ہے اسے بالکل نہ کھائیں۔ اللہ ہم
سب کو شریعت کے مطابق عمل کرنے کی توفیق عطافر مائے۔ آمین

دعاؤل كااهتمام كرين:

باقی میری آپ تمام سے گزارش ہے کہ ان شاء اللہ دیکھو آج اتوارہے اگلے

ہفتے کو ہمارے ہاں جو بچیاں پڑھتی ہیں۔ دوسالہ فاضلہ کورس میں ان کاوفاق المدارس کاق بورڈ میں امتحان ہے توسب دعاکریں کہ اللہ سب کو کامیابی عطا فرمائے ان کیلئے دعا کریں اور دوسر اان شاءاللہ جب رمضان شر وع ہوگا۔

صراط منتقيم كورس برائے خواتين:

جیسے پچھلے سال تھا اس سال پھر ان شاء اللہ صراطِ مستقیم کورس ہوگا توجو
پہلے بچیاں آئیں انہوں نے پڑھاہے اگر وہ دوبارہ پڑھنا چاہیں تو دوبارہ پڑھنے پر کوئی
پابندی نہیں ہے۔ بعض کہتی ہیں جی میں نے کورس کیا ہوا ہے، میں دوبارہ کیوں
کروں؟ دوبارہ بھی کرسکتی ہیں آپ ابھی سے محنت کریں کہ تمام ہماری بچیاں صراط
مستقیم کورس میں زیادہ سے زیادہ شرکت کرسکیں۔ روزانہ رمضان کے اندر ایک یا دو
گھنٹے کاسبق ہوگا۔ سب آئیں گی ناان شاء اللہ۔ اس کے اندر خود بھی آئیں اور دوسری
بچیوں کو بھی دعوت دیں کہ اس کے اندر آئیں۔

مر كز اصلاح النساء ميں وو كيشنل سنٹر:

باقی ہم کوشش کریں گے کہ جب بچیوں نے دوسالہ فاضلہ کورس کیا ہے۔
ان شاءاللہ آئندہ سال بیر مضان میں جب بھی ہم نے مشورہ کیا کہ ان کیلئے سلائی سنٹر
کا بندوبست کریں گے مشینیں ہماری آگئ ہیں۔ مشینیں ہم نے منگا لی ہیں اور ان کی سلائی کڑائی شروع کروانی ہے دیکھیں ابھی چھٹیوں میں ہوتی ہے یابعد میں ہوتی ہے۔
سلائی کڑائی بھی کریں گے اور جو صراط متنقیم کورس ہوگانایہ ایک مہینے کااس کے اندر جھجیں کہ وہ کورس کریں۔
اندرخود بھی آئیں اور باقی اپن بچیوں کو مدرسے کے اندر بھجیں کہ وہ کورس کریں۔
حفظ القر آن کی کلا سیں:

حفظ شر وع ہے اپنی حجھوٹی بچیاں جو انجھی اسکول سے فارغ ہوئی ہیں۔ ہماری

بعض عور تیں کہتی ہیں کہ جب میری لڑکی پانچ پڑھ لے، آٹھ پڑھ لے، دس پڑھ لے، میں پڑھ لے، میں پڑھ لے، میں پڑھ لے، میں پھر پڑھاؤں گی ، یہ بات بالکل غلط ہے۔ دیکھو آپ کے سامنے ہے میں نے "خنساء" کوایک دن بھی اسکول نہیں بھیجا۔ قرآن کی حافظہ بنی ہے۔ الحمد لللہ عالمہ بھی بن گئی ہے۔اب دیکھو"خولہ"نے قرآن حفظ کیا ہے اگلے سال عالمہ بھی بن جائیگی۔

دین کاعلم حاصل کریں:

میں نے اپنے بیٹے عبد اللہ کو سکول نہیں بھیج اب حفظ کر رہاہے انشاء اللہ ایک سال میں حافظہ بن جائے گا۔ اللہ زندگی دے گا تو عالم بھی بن جائے گا۔ میری آپ سے گزارش ہے اپنی بیٹیاں اور اپنے بیٹے مدر سوں میں جیجو اور دین پڑھاؤزندگی بڑی تھوڑی ہے مر جاناہے قبر میں جاناہے ہمیں آگے جاکر دین ہی کام آناہے۔ باقی کچھ بھی کام نہیں آگے گا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو عمل کرنے کی تو فیق عطا فرمائے۔ آمین

1- ہاری ویب سائٹ www.ahnafmedia.com نئی تھیم اور پھھ تبدیلیوں کے ساتھ مزید حاذب نظر اور آسان رسائی کے لیے تبارہے۔ضرور وزٹ کریں۔

2-احناف میڈیا سروس کے زیر اہتمام دعوتی مقاصد اور اہل باطل کے جوابات کے لیے فیس بک FaceBook پر ایک بچ Page بنایا گیاہے، جو ساتھی فیس بک استعمال کرتے ہیں، وہ ضرور اس بچ کو وزٹ کریں اور لائک کریں۔ یہ بچ اپنے دوست احباب اور جاننے والوں تک بھی پہنجائیں۔ بچ کا ایڈریس یہ ہے

www.facebook.com/AhnafMediaServices

3- ای طرح Twitter پر بھی بھی بنایا گیا ہے، جو احباب ٹوٹر استعال کرتے ہیں وہ ہمیں Follow کریں۔ایڈریس ہیہے:

www.twitter.com/ahnafmedia

4- یوٹیوب پر احناف میڈیا کی طرف سے نیا چینل بنایا گیاہے ،اس میں مکمل بیانات کے علاوہ چھوٹے چھوٹے حچھوٹے کمپیس بھی اپ لوڈ کیے جارہے ہیں۔ایڈریس ہیے:

www.youtube.com/user/AhnafMediaServices

بٹونے کی چوری

اقبال سعید، کراچی " "یار شارق...! تم نے تو آج کمال کر دیا "سعید نے مسرت بھرے لہجے میں

کہا۔

"تنول کابرابر حصه ہو گانا...؟" زبیر نے شارق سے پوچھا۔

"ارے واہ...!!" شارق نے آئکھیں نکال کر کہا۔"کیوں برابر برابر ہوگا؟" استاد صاحب کا بٹوہ میں نے اکیلے چرایا ہے... اس لیے اس پر پوراحق میر اہے... البتہ تم دونوں چوں کہ میرے دوست ہواس لیے تم کوسوسورویے دے دوں گا"

شارق کی اس بات پر دونوں کے منہ لٹک گئے، یہ تینوں اپنی کلاس کے سب سے شرارتی اور چور بچے تھے، آج شارق نے موقع پاکر چپکے سے اپنے استاد صاحب کا بٹوہ جرالیا تھا۔

استاد صاحب بہت زیادہ پریشان ہو گئے تھے، ایک پریشانی بٹوہ گم ہونے کی اور دوسری پریشانی بید تھی کہ کلاس میں کوئی چور ہے اور تالاب کی ایک گندی مچھلی یورے تالاب کو گنداکر دیتی ہے۔

خیر...استاد صاحب نے بجھے بجھے انداز میں کلاس کے طلباسے کہا تھا کہ کل سب" قلم" پر مضمون بناکرلانا، جس کا مضمون سب سے اچھاہو گااس کو انعام ملے گا" "شارق...!" سعید کہنے لگا:"کیاتم مضمون لکھوگے ؟" "یار...!استاد صاحب نے انعام دینے کا کہا ہے ، لکھناتو پڑے گاہی..." "مگریہ تو طے ہے کہ وہ انعام اساعیل کو ہی ملے گا، کیوں کہ سب سے اچھا مضمون نگار کلاس میں وہی ہے... کم بخت ... پتانہیں کو نسے بادام کھا تاہے" "او نہہ!..." شارق منہ بناکر کہنے لگا: "اگر اس کو انعام ملا بھی تو پانچ یا دس روپے ملیں گے، کیوں کہ استاد صاحب کا بٹوہ تو میرے پاس ہے نا" شارق کی اس بات پر تینوں قبقہہ مار کر میننے گئے۔

"السلام عليم..."استاد صاحب نے كلاس ميں داخل ہوكرسب كوسلام كيا۔ "وعليكم السلام ورحمة الله وبركاته..." تمام بچوں نے بآوازِ بلند جواب ديا، سوائے شارق اور اس كے دونوں ساتھيوں كے۔

" ہاں، بھئی...!ایک ایک کرکے اپنااپنامضمون سنائیں، دیکھتے ہیں کسنے کیسا مضمون بنایا ہے۔"

یہ کہہ کر استاد صاحب نے ایک ایک سے مضمون سننا شروع کر دیا...ہوتے ہوتے شارق کی باری آئی تواس نے اپنا یہ مضمون سنایا:

"قلم مختلف قیمتوں کے ہوتے ہیں ، بعض بہت مہنگے ، بعض بہت سے ، جو مہنگے ہوتے ہیں وہ مختلف الداز مہنگے ہوتے ہیں وہ مختلف الداز سے استعال کرتے ہیں ، درزی کان پر رکھتے ہیں ، بیچ ان سے دودھ میں چینی گھولتے ہیں اور امی ان سے شلواروں میں ناڑے ڈالتی ہیں "

اس کا بیہ غلط سلط مضمون س کر پوری جماعت بننے گی۔استاد صاحب کا مارے غصے کے براحال تھا، شارق نے آگے اور سنایا:

"اور مزے کی بات رہے کہ قلم اساد صاحب کے سزادیئے کے بھی کام آتاہے، جبوہ اسے کسی بچے کی دوانگیوں کے در میان رکھ کر دباتے ہیں" اساد صاحب نے چیچ کر کہا:"چپ ہو جاؤ…! یہ کیا بکواس لکھ کرلائے ہو؟" شارق دم سادھے چپ چاپ بیٹھار ہا۔

"تم نے کلاس روم کو مذاق سمجھا ہوا ہے... میں نے مضمون بنانے کا کہا تھا،

الٹے سیدھے تبصروں کانہیں...!!"

«چلواساعیل...!تم اپنامضمون سناؤ»

اساعیل نے بڑے اطمینان سے اپنامضمون سناناشر وع کیا:

"قلم الله كى ايك بهت برئى نعمت ہے، چناں چه قرآن مجيد كى سب سے پہلى آيات ميں بھى الله كى ايك بهت برئى نعمت ہے، چناں چه قرآن مجيد كى سب سے پہلى آيات ميں بھى الله نے قلم كى نعمت كا احسان جلايا ہے، يہى نهيں، بل كه الله لمانے تو قرآن كريم ميں قلم كى قسم بھى كھائى ہے اور جس سورت ميں يہ قسم مذكور ہے اس پورى سورت كانام ہى قلم ركھ ديا ہے، چناں چه سورة قلم كى ابتدائى آيت يہ ہے: {نَ، وَالْقَلَهِ وَمَا يَسْطُرُونَ} قسم ہے قلم كى اور جووہ فرشتے كھتے ہيں..."

اساعیل کا مضمون سب توجہ سے سن رہے تھے، اس نے بہت ہی پیارا، دل چسپ اور علمیت سے بھر پور طویل مضمون بنایاتھا، پھر آخر میں کہنے لگا:

"اب میں اپنے اس مضمون کا اختتام علامہ اقبال مرحوم کے ایک شعر پر کر تاہوں:

کی محمد سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں سے جہال چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں "
"سبجل الله...سبجل الله..."

استاد صاحب سمیت سب بے اختیار ساعیل کوخوب داد دینے لگے۔ پھر استاد صاحب کہنے لگے:

" ویکھو! ... یہ ہو تاہے مضمون ...! بھی !واہ ... ماشاء الله ... بہت خوب!!" استاد صاحب نے خوب دعائیں دیں، پھر ہاقی طلبا سے مضمون سننے لگے۔ شارق اندر ہی اندر کڑھنے لگا اور اپنے برابر میں بیٹھے ہوئے اساعیل کو کھاجانے والی نظروں سے دیکھنے لگا کہ شاید اسے میری نظر ہی لگ گئے...سوچنے لگا کہ اب استاد صاحب اساعیل سے کہیں گے کہ اپنی کا پی میری ٹیبل پر رکھ دو اور پھر کل اب استاد صاحب اساعیل سے کہیں گے کہ اپنی کا پی میری ٹیبل پر رکھ دو اور پھر کل اسے بلاکر انعام دیں گے... کیا اس کو انعام ملنا چاہیے... نہیں...انعام کا حق دار صرف میں ہوں ... گر... مگر ... میں کیا کروں ... کونسی الیمی ترکیب استعال کروں کہ یہ اساعیل انعام نہ لے سکے... کیا کروں ؟... کیا کروں؟...

سوچے سوچے اچانک اس کے ذہن میں ایک ترکیب آہی گئی...اس نے سوچا کہ... اگر استاد صاحب کے بٹوے کی چوری کا الزام اساعیل پر آجائے تو اسے انعام تو دورکی بات... استاد صاحب کے بٹوے میں سے جو چار ہز ارمجھے ملے ہیں وہ بھی اسی کو بھرنے پڑیں گے...

یہ سوچتے ہی اس نے جلدی سے اپنی کا پی کھول کر اس کے ایک صفحے پر لکھنا شروع کیا:

"استاد صاحب...! میں بہت شر مندہ ہوں... مجھے کچھ پییوں کی ضرورت تھی اس لیے میں نے آپ کا بٹوہ چرالیا تھا، اس میں سے چار ہزار روپے نکلے ، جو کہ میں استعال کر چکاہوں، مگران شاءاللہ جلد ہی لوٹادوں گا... فقط اساعیل"

یہ لکھ کر اس نے تیزی سے صفحہ پھاڑا اور اساعیل کی مضمون والی کالی کے اندر چیکے سے ڈال دیا...اس کا دل زور زور سے دھڑک رہاتھا... مارے خوشی کے پھولا نہیں سارہاتھا... سوچ رہاتھا کہ اسی موقع پر کہتے ہیں کرے کون، بھرے کون...

اچانک استاد صاحب نے آواز سے کہا:

"اساعیل...! اپنی کا پی میری ٹیبل رپ ر کھ دو... تمہارا مضمون اس دفعہ پھر سب سے اچھار ہا..." اساعیل خوشی خوشی این جگه سے اٹھااور کا پی استاد صاحب کی ٹیبل پرر کھ کر این جگه آکر بیٹھ گیا...شارق دل ہی دل میں مسکرار ہاتھا...وہ جانتا تھا کہ اب اساعیل کی خیر نہیں ہے۔

"مبارک ہو، بھئی اساعیل...!شمھیں انعام ملنے والاہے"

شارق کا اتنامیٹھاجملہ س کر اساعیل جواباً مسکرایا توسہی ، مگر جیران بھی ہوا،

کیوں کہ مبارک باد تو دور کی بات، شارق تواس کے سلام کاجواب بھی نہیں دیتا تھا۔

اچانک شارق نے دیکھا کہ اساد صاحب اساعیل کی کائی میں سے اس کے

رکھے ہوئے کاغذ کو دونوں ہاتھوں سے تھام کر بڑے غورسے اس کو پڑھ رہے ہیں...

شارق کاول خوشی سے دھک دھک کرنے لگا...

استاد صاحب آہستہ آہئے اور اساعیل کے منہ پر زور سے طمانچہ مارااور

كهنے لگے:

''تم…تم…توچور نکل…تم نے میرے سارے اعتاد کو پانی میں بہادیا…'' اور پھر ایک اور تھیڑ مارا…

شارق خوشی اور جوش کی ملی جلی کیفیت میں کیفیت میں کھڑ اہو گیا...اچانک اس کو اساعیل کی آواز سنائی دی:

''کیاہواشارق؟... بیٹے بیٹے اچانک کھڑے کیوں ہوگئے؟'' اساعیل کی آواز سن کر شارق کو جیسے ہوش آگیا۔

وہ خیال ہی خیال میں کہاں پہنچ چکا تھا، جب کہ استاد صاحب ابھی تک اسی کاغذ کو دیکھنے میں مصروف تھے..اچانک استاد صاحب کی آواز گونجی:

"شارق...!!ادهر آؤ..."

شارق حیران پریشان استاد صاحب کی طرف جانے لگا۔

وہ سوچ رہاتھا کہ یہ کیا؟ بجائے اساعیل کوبلانے کے مجھے کیوں بلارہے ہیں؟ ''کہاں ہے میر ابٹوہ…؟''استاد صاحب نے شیر کی طرح دھاڑتے ہوئے شارق سے پوچھا۔

بساری کلاس جیرت سے شارق کو دیکھ رہی تھی۔ شارق کی سمجھ میں نہیں آیا کہ کیا جواب دے، کہنے لگا: ''کونسا بٹوہ…؟''

د فعۃ شارق کے دائیں کان میں سیٹی سی بجنے لگی... کیوں کہ اسے استاد صاحب کا تھپڑا تنے زور سے پڑا تھا کہ پوری کلاس گونج اٹھی تھی۔

اور پھراس کی حیرت کی انتہانہ رہی جب استاد صاحب نے اسے وہ کاغذ د کھایا
اس نے دیکھااس پ ایک طرف تو اساعیل کی طرف سے چوری کا اقرار تھا
جو اس نے اساعیل کو پھنسانے کے لیے لکھ تھا، مگر دوسری جانب شارق کا اپنا بنایا ہوا قلم
والا مضمون تھا جسے وہ پوری کلاس کوسناچکا تھا۔

اب اسے احساس ہوا کہ اس سے کتنی زبر دست غلطی ہوئی ہے، کیوں کہ قلم والا مضمون اس کا اپنا بنایا ہوا تھا، اسی کی رائٹنگ میں تھا اور اسی صفحے کی بشت پر اسی رائٹنگ میں چوری کا اقرار تھا...

بے چارہ شارق اپنے کھو دے ہوئے گڑھے میں خو دہی گرپڑا تھا... اسے بٹوے کی چوری کی سز ابھی ملی اور جور قم وہ کھا چکا تھاوہ بھی ابوسے لے کر دینی پڑی۔

ایک شاعر کوہر بات میں یہ کہنے کی عادت تھی، نمونہ پیش کیا ہے۔ایک روز وہ بازار میں جارہے تھے، کسی صاحب سے ٹکر اگئے۔وہ صاحب جل کر بولے: یہ کیابد تمیزی ہے۔؟انہوں نے فوراً کہا ":نمونہ پیش کیا ہے۔

بے چارہ مرد

- 🗱 اگر عورت پر ہاتھ اٹھائے تو ظالم اور پٹ جائے توبز دل
- 🟶 اگر عورت سے آ گے چلے تو فرعون اور پیچھے چلے توزن مرید
- 🟶 اگر عورت کوکسی کے ساتھ دیکھ کر لڑے تو دقیانوس، کچھ نہ کہے توبے غیرت
 - 🗢 اگر مر دگھر سے باہر رہے تو آوارہ اور گھر میں بیٹھارہے توناکارہ
 - 🗢 اگر بچوں کو ڈانٹے تو جابر اور نہ ڈانٹے توبے پر واہ
- 🟶 اگر عورت کو ملازمت سے روکے تو حاسد اور ناروکے توعورت کی کمائی کھانے والا
 - 🟶 آخربے چارہ مرد... جائے تو جائے کہاں؟

فرمان بردار بیوک

- فرمانبر دار بیوی کیسی ہوتی ہے؟
- شوہر: آج کھانے میں کیا بناؤگی؟
 - 💠 بيوي:جو آپ کهيں .
- 💠 🗼 شوهر :واه بهئی واه ایسا کرو دال چاول بنالو .
 - 💠 بيوي: البھي کل ہي تو کھائے تھے .
 - 💠 شوهر: توسيزي روڻي بنالو .
 - 💠 بيوى: بچنہيں کھائيں گے .
- 💠 شوہر: توجھولے پوری بنالو چینیج ہو جائے گا .
- بیوی: جی سامتلا جا تا ہے مجھے ہیوی ہیوی لگتا ہے .
 - شوہر: یار آلو قیمہ بنالوا چھاسا .

- بیوی: آج منگل ہے گوشت نہیں ملے گا .
 - 🌣 شوہر: پراٹھاانڈا؟
 - بیوی: صبح ناشته میں روز کون کھا تاہے؟
- 💠 شوہر: چلو چھوڑویار ہوٹل سے منگوالیتے ہیں .
- بیوی: روز روز باہر کا کھانا نقصان دہ ہو تاہے جانتے ہیں آپ
 - 🌣 شوہر: کڑھی چاول .
 - بیوی: دہی کہاں ملے گااِس وقت .
 - 💠 شوہر: پلاؤ بنالو چکن کا .
 - بيوى: إس مين المم كك كالبها بتات.
 - 💠 شوہر: یکوڑے ہی بنالواس میں ٹائم نہیں لگے گا .
 - بیوی:وہ کوئی کھانا تھوڑی ہے کھانا بتائیں پروپر .
 - شوہر: پھر کیا بناؤگی؟
 - بیوی:جو آپ کہیں سر تاج.

میں فتوک ٰلینے نھیں آیا

ایک مرتبہ ایک شخص خلیفہ ہارون الرشید کے پاس آیا اور اسسے کہا، مجھے جج پر جانا ہے۔ میری امداد کریں۔ خلیفہ نے کہا، دیکھو بھائی!اگرتم صاحب نصاب ہو تو ضرور جج کرو، ورنہ جج کیوں کرتے ہو۔

یه سن کراس نے کہا:

میں آپ کوباد شاہ سمجھ کرامداد طلب کرنے آیا تھا، مفتی سمجھ کر فتویٰ پوچھنے نہیں۔

اجلاس برائے فضلاء کرام

اداره

صرف مر کزاہل السنت والجماعت 87 جنوبی سر گو دھاکے فضلاء شرکت فرمائیں گے۔ مر کز کی انتظامیہ کی جانب سے تمام فضلاء کرام کے نام الگ سے دعوت نامہ بھی جھیج دیا گیاہے اور علا قائی ذمہ داران کو بھی اس کی اطلاع دے دی گئی ہے۔ تاہم جن ساتھیوں تک دعوت نامہ نہ بیننچ پائے وہ اس تحریر کو دعوت نامہ کے قائم مقام سمجھیں۔

آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ مرکز اہل النة والجماعة سر گودھا میں تمام فضلاء متخصصین کا اجلاس بلایا گیاہے، جس میں آپ کی شرکت ضروری ہے۔

6 -اكتوبر 2013ء بروزاتوار

9 بجے صبح تا4 بجے شام

يوفت:

ایجند ااجلاس: ملک وبیرون ملک میں مسکی کام کی ترویج

نوٹ: اگر آپ حضرات یہ چیزیں لکھ کولائیں تومشاورت میں سہولت رہے گی:

آپ کی اینے علاقے میں مسلکی کام کے حوالے سے خدمات؟

کام کے حوالے سے درپیش مسائل؟ :2

مر کز کومزید فعال اور اس کے کام کی اشاعت کے لیے مکنہ تجاویز؟ :3

برائےرانطہ:

0483881487

03467357394

محمد الباس تصن



مركزاہل السنّت والجماعت

ایک اداره ،ایک تحریک شعبه حفظ القرآن الکریم شعبه حفظ القرآن الکریم

ا يك سالة خصص في التحقيق والدعوة (برائے نضلاء كرام) ماه شوال تاماه شعبان

يندره روزه دوره مختقيق المسائل (برائے طلبے عظام) ماه شعبان

تين روز و تحقيق المسائل كورس (برائے عوام الناس)

ہرانگریزی ماہ کی پہلی جعرات شام تااتوار صبح ۱۰ بج

ما ہانہ مجلس واصلاحی بیان (برائے مریدین وساللین)

ہرانگریزی ماہ کی پہلی جمعرات مغرب تاعشاء

قافلهٔ حق (سهای) فقیه (ماهنامه) بنات ابل انسنّت (ماهنامه برائے خواتین)

مكتبهابل السنت والجماعت

(فکری ونظریاتی کتب، پوسٹرز،آڈیویسٹس اوری ڈیز کی تربیل کیلئے)

مرکز اصلاح النساء (خواتین اور بچیوں کی دین تعلیم اورا خلاقی تربیت کا دارہ)

احناف میڈیاسروس www.ahnafmedia.com

(پرنٹ اور الیکٹرا تک میڈیا میں اسلامک کلچر کے فروغ کیلئے)

احتاف ٹرسٹ (مندرجہ بالاتمام شعبہ جات میں مالی معاونت کیلئے)

💳 ان تمام شعبہ جات میں مرکز کے ساتھ ذکوٰۃ بمُشر ،صدقات کی مدمیں تعاون فرمائیں

🔼 محرالیاس



ا کاؤنٹ نمبر 1401-0360000900

ميزان بينك سرگودها

خطوكتابة مركز الل السنّت والجماعت،87 جنوبي لا موررودُ سرُّودها